ATLAS LAW FIRM
EXPERIENCE. DEDICATION. RESULTS.
• PERSONAL INJURY
• CRIMINAL DEFENSE
• FAMILY LAW
• BUSINESS LAW
9885106759 | www.AtlasLawFirm.com

روزنامہ
وفادار ہندوستان
حیدرآباد
HINDUSTAN URDU DAILY
Hyderabad - TG
Editor In Chief : M.M. Ali Khan
R. N. I. No. 62210/95

ATLAS
BUILDERS & DEVELOPERS
RESIDENTIAL • COMMERCIAL • APARTMENTS • VILLAS
QUALITY CONSTRUCTION | RELIABLE SERVICE
8686341694 | www.AtlasBuilders.com

Sunday 25 October 2026 | صفحات (08) | قیمت (1: روپے) | ۱۴۴۷ھ | 25 اکتوبر 2026 | شمارہ (262) | جلد (2)

سہرسہ میں پرامن ماحول میں قانون ساز کونسل کیلئے ووٹنگ مکمل

سہرسہ 23 اکتوبر۔(سالک کوثر امام) سہرسہ ضلع میں کونسل گریجویٹ انتخابی حلقے کے تحت 13 پولنگ مراکز قائم کیے گئے، جن میں 11 اصل اور دو معاون پولنگ مراکز شامل ہیں۔ انتظامیہ کے مطابق ووٹروں کو اپنے متعلقہ پولنگ مراکز تک پہنچنے کے لیے تقریباً 5 سے 16 کلومیٹر تک کا سفر کرنا پڑا۔ 27 اکتوبر کو پورنیہ میں ووٹوں کی گنتی کی جائے نوبٹہ کے سرکل افسر کے دفتر میں پولنگ مرکز قائم کیا گیا۔ اس کے تحت نوبٹہ سرکل کا شہری علاقہ، نوبٹہ نگر پنچایت اور دیہی علاقے شامل ہیں۔ یہاں مجموعی طور پر 433 ووٹر مہیشی کے سرکل افسر کے دفتر میں پولنگ مرکز قائم ہے۔ اس کے تحت پورا مہیشی سرکل آتا ہے، جہاں 740 ووٹر درج ہیں سب ڈویژنل دفتر کے احاطے میں الیکٹرکٹو مجسٹریٹ کے دفتر اور عدالت کے کمرے میں دو پولنگ مراکز قائم کیے گئے ہیں۔ فراہم کردہ تفصیلات کے مطابق ایک مرکز کے تحت میونسپل کارپوریشن کا پورا علاقہ شامل ہے، جہاں 359,1 اہل ووٹر ہیں، جب کہ دوسرے مرکز کے لیے 090,1 اہل ووٹروں کی تعداد درج کیرا کے سرکل افسر کے دفتر میں پولنگ مرکز قائم کیا گیا ہے۔ اس کے تحت کیرا سرکل کا شہری علاقہ، بن گاؤں نگر پنچایت اور دیہی علاقے شامل ہیں۔ تاہم سلطان آباد، نرہار، پٹواہا اور دیوجاتی کو اس فہرست سے مستثنیٰ رکھا گیا ہے، کیونکہ یہ شہری علاقے میں شامل ہیں۔ اس مرکز پر 251,1 ووٹر درج ہیں۔ کونسل گریجویٹ انتخابی حلقے میں اس بار مجموعی طور پر 15 امیدوار انتخابی میدان میں ہیں۔ ان میں پانچ سیاسی جماعتوں کے امیدوار اور 10 آزاد امیدوار شامل ہیں۔ اس انتخاب میں واحد خاتون امیدوار نمتا کماری اہم امیدواروں میں این ڈی اے کی حمایت یافتہ بی جے پی کے ڈاکٹر این کے یادو، آر جے ڈی کے نگینش کمار یادو، جن سوراج کے ڈاکٹر جنیش رنجن، کانگریس کے منوج کمار بھیسوال اور عام آدمی پارٹی کے مہتھیو کمی این ڈی شامل سیاسی جماعتوں میں این ڈی اے، آر جے ڈی اور جن سوراج کے درمیان مقابلے کی خاصی توقع ہے، تاہم کانگریس اور عام آدمی پارٹی کے امیدوار بھی انتخابی نتائج پر اثر انداز ہونے کی کوشش کر رہے ہیں۔ ووٹنگ کے دوران ضلع مجسٹریٹ کمار مشرا موقع پر پہنچے۔ اس کے بعد سکیورٹی فورسز نے محاذ سنبھالا اور ہنگامہ کرنے والے لوگوں کو وہاں سے ہٹا دیا۔ موصولہ اطلاعات کے مطابق، الیکٹرکٹو احاطے میں اساتذہ انتخابی حلقے کے لیے پولنگ مراکز قائم کیے گئے تھے۔ اسی احاطے میں بی جے پی امیدوار نریندر سنگھ اور بھارتیہ کیمونسٹ پارٹی (سی پی آئی) کے امیدوار سنجے سنگھ کے حامیوں نے اپنے اپنے انتخابی کیمپ لگا رکھے تھے۔ اسی دوران ڈیوٹی پر تعینات مجسٹریٹ بی جے پی امیدوار کے کیمپ میں پہنچے۔ وہاں زیادہ بھیڑ دیکھ کر انہوں نے لوگوں کو جگہ خالی کرنے کی ہدایت دی۔ اس بات پر کچھ حامی ناراض ہو گئے اور مجسٹریٹ سے ان کی شناخت پوچھنے لگے۔ تنازع کے دوران کچھ حامی سی پی آئی امیدوار سنجے سنگھ کے کیمپ میں بھی پہنچ گئے اور پہلے اس کیمپ کو خالی کرانے کا مطالبہ کرنے لگے۔ اسی معاملے پر بحث وتکرار بڑھ گئی اور پورے احاطے میں ہنگامے کی صورت حال پیدا ہو گئی۔ الزام ہے کہ اس دوران مجسٹریٹ کے ساتھ دھکا کی بھی کی گئی، تاہم اس الزام کی آزادانہ طور پر تصدیق نہیں ہو سکی ہے۔ ہنگامے کی اطلاع ملتے ہی ضلع مجسٹریٹ کمار گورو اور ایس ایس پی کانتیش کمار مشرا جائے وقوع پر پہنچے۔ سکیورٹی فورسز نے ہنگامہ کرنے والوں کو وہاں سے کھدیڑ دیا اور دونوں انتخابی کیمپوں کو خالی کرا دیا۔ افسران نے واضح انتباہ دیا کہ انتخابات کے دوران امن وقانون کی صورت حال بگاڑنے یا ضابطوں کی خلاف ورزی کرنے والوں کے خلاف قانونی کارروائی کی جائے گی۔ کچھ دیر پہلے تک شور شرابے اور ہنگامے کا گواہ بنے الیکٹرکٹو احاطے میں افسران کی سختی کے بعد حالات معمول پر آ گئے۔ دونوں امیدواروں کے کیمپ خالی کرائے جانے کے بعد وہاں خاموشی چھا گئی۔ انتخابات کے دوران پیش آئے اس واقعے نے پولنگ مراکز کے آس پاس سکیورٹی انتظامات اور انتخابی ضابطۂ اخلاق پر عمل درآمد کے معاملے کو ایک بار پھر اہم بنا دیا ہے۔ اب یہ دیکھنا اہم ہوگا کہ مجسٹریٹ کے ساتھ مبینہ دھاندلی کے معاملے میں انتظامیہ آگے کیا کارروائی کرتی ہے۔



بی جے پی اور سی پی آئی کے انتخابی کیمپوں کو لے کر ہنگامہ، ڈی ایم اور ایس ایس پی کے پہنچتے ہی مچی کھلبلی

مظفر پور 23 اکتوبر۔(نوبت جہاں) بہار قانون ساز کونسل کے تربہت اساتذہ انتخابی حلقے کے انتخابات کے دوران جمعہ کے روز الیکٹریٹ احاطے میں اس وقت افراتفری مچ گئی، جب امیدواروں کے انتخابی کیمپوں میں بھیڑ کو لے کر تنازع شروع ہو گیا۔ دیکھتے ہی دیکھتے معاملہ گرم ہو گیا۔ واقعے کی اطلاع ملتے ہی ضلع مجسٹریٹ کمار گورو اور سینئر سپرنٹنڈنٹ آف پولیس کانتیش کمار مشرا موقع پر پہنچے۔ اس کے بعد سکیورٹی فورسز نے محاذ سنبھالا اور ہنگامہ کرنے والے لوگوں کو وہاں سے ہٹا دیا۔ موصولہ اطلاعات کے مطابق، الیکٹرکٹو احاطے میں اساتذہ انتخابی حلقے کے لیے پولنگ مراکز قائم کیے گئے تھے۔ اسی احاطے میں بی جے پی امیدوار نریندر سنگھ اور بھارتیہ کیمونسٹ پارٹی (سی پی آئی) کے امیدوار سنجے سنگھ کے حامیوں نے اپنے اپنے انتخابی کیمپ لگا رکھے تھے۔ اسی دوران ڈیوٹی پر تعینات مجسٹریٹ بی جے پی امیدوار کے کیمپ میں پہنچے۔ وہاں زیادہ بھیڑ دیکھ کر انہوں نے لوگوں کو جگہ خالی کرنے کی ہدایت دی۔ اس بات پر کچھ حامی ناراض ہو گئے اور مجسٹریٹ سے ان کی شناخت پوچھنے لگے۔ تنازع کے دوران کچھ حامی سی پی آئی امیدوار سنجے سنگھ کے کیمپ میں بھی پہنچ گئے اور پہلے اس کیمپ کو خالی کرانے کا مطالبہ کرنے لگے۔ اسی معاملے پر بحث وتکرار بڑھ گئی اور پورے احاطے میں ہنگامے کی صورت حال پیدا ہو گئی۔ الزام ہے کہ اس دوران مجسٹریٹ کے ساتھ دھکا کی بھی کی گئی، تاہم اس الزام کی آزادانہ طور پر تصدیق نہیں ہو سکی ہے۔ ہنگامے کی اطلاع ملتے ہی ضلع مجسٹریٹ کمار گورو اور ایس ایس پی کانتیش کمار مشرا جائے وقوع پر پہنچے۔ سکیورٹی فورسز نے ہنگامہ کرنے والوں کو وہاں سے کھدیڑ دیا اور دونوں انتخابی کیمپوں کو خالی کرا دیا۔ افسران نے واضح انتباہ دیا کہ انتخابات کے دوران امن وقانون کی صورت حال بگاڑنے یا ضابطوں کی خلاف ورزی کرنے والوں کے خلاف قانونی کارروائی کی جائے گی۔ کچھ دیر پہلے تک شور شرابے اور ہنگامے کا گواہ بنے الیکٹرکٹو احاطے میں افسران کی سختی کے بعد حالات معمول پر آ گئے۔ دونوں امیدواروں کے کیمپ خالی کرائے جانے کے بعد وہاں خاموشی چھا گئی۔ انتخابات کے دوران پیش آئے اس واقعے نے پولنگ مراکز کے آس پاس سکیورٹی انتظامات اور انتخابی ضابطۂ اخلاق پر عمل درآمد کے معاملے کو ایک بار پھر اہم بنا دیا ہے۔ اب یہ دیکھنا اہم ہوگا کہ مجسٹریٹ کے ساتھ مبینہ دھاندلی کے معاملے میں انتظامیہ آگے کیا کارروائی کرتی ہے۔



سمستی پور کے 58 پولنگ اسٹیشنوں پر ووٹنگ ہوئی

سمستی پور، 23 اکتوبر) فیروز عالم) سمستی پور: دربھنگہ گریجویٹ اور ٹیچر حلقوں کے لیے صبح 8:00 بجے سمستی پور کے 58 پولنگ اسٹیشنوں پر ووٹنگ شروع ہوئی۔ شام 4:00 بجے تک، 83% نے اساتذہ کے حلقے کے لیے ووٹ ڈالا تھا، جبکہ 47% نے گریجویٹ حلقے کے لیے ووٹ ڈالا تھا۔ شام 4 بجے کے بعد بھی کچھ بلاکس میں لوگوں کے قطاروں میں کھڑے ہونے کی اطلاع ہے۔ واضح رہے کہ گریجویٹ حلقہ کے لیے سمستی پور میں کل 34,515 ووٹر ہیں جن میں 9,868 خواتین ووٹر اور 24,647 مرد ووٹر ہیں۔ گریجویٹ حلقے کے لیے 34 پولنگ اسٹیشن بنائے گئے ہیں جن میں 24 پرائمری پولنگ اسٹیشنز اور 10 معاون پولنگ اسٹیشنز شامل ہیں۔ اسی طرح سمستی پور میں ٹیچرس حلقہ کے لیے 2,426 ووٹر ہیں جن میں 512 خواتین ووٹر اور 1,913 پولس ووٹر شامل ہیں۔ اساتذہ حلقہ کے ووٹرز کے لیے کل 24 پولنگ اسٹیشنز بنائے گئے ہیں۔ ہائی سٹیٹ کے ساتھ تمام پولنگ سٹیشنوں پر پولیس اہلکاروں کو تعینات کیا گیا ہے۔

203 پولنگ مراکز پر ووٹنگ مکمل، 28 امیدواروں کی قسمت بیلٹ باکس میں بند

سیتامڑھی میں ڈی ایم تنئے سلطانیہ اور ایس پی امت رنجن نے پولنگ مراکز کا لیا جائزہ



سیتامڑھی 23 اکتوبر۔(مظفر عالم) بہار قانون ساز کونسل کے تربہت گریجویٹ اور ٹیچر انتخابی حلقوں کے دو سالہ انتخابات 2026 کے تحت جمعہ کو ووٹنگ کا عمل مکمل ہو گیا۔ سیتامڑھی، شیوہر، مظفر پور اور ویشالی اضلاع میں قائم مجموعی طور پر 203 پولنگ مراکز پر گریجویٹ اور ٹیچر حلقوں کے ووٹروں نے اپنے حق رائے دہی کا استعمال کیا۔ ووٹنگ ختم ہونے کے ساتھ ہی دونوں انتخابی حلقوں کے مجموعی طور پر 28 امیدواروں کی قسمت بیلٹ باکس میں بند ہو گئی۔ اب سبھی کی نظریں 27 اکتوبر کو ہونے والی ووٹوں کی گنتی پر مرکوز ہیں۔ آزادانہ، شفاف اور پرامن ووٹنگ کو یقینی بنانے کے لیے انتظامیہ کی جانب سے وسیع حفاظتی انتظامات کیے گئے تھے۔ سیتامڑھی کے ضلع مجسٹریٹ تنئے سلطانیہ اور پولیس سپرنٹنڈنٹ امت رنجن نے ضلع کے مختلف پولنگ مراکز کا معائنہ کر کے ووٹنگ کے مکمل اور سکیورٹی انتظامات کا جائزہ لیا۔ افسران نے مراکز پر دستیاب سہولیات کا بھی جائزہ لیا اور انتخابی عمل کو منصفانہ اور پرامن طریقے سے مکمل کرانے کے لیے انتظامی سرگرمیوں کی نگرانی کی۔ وہیں، پوپری سب ڈویژن کے علاقے میں سب ڈویژنل افسر گورو کمار اور ایڈیشنل ایس پی نیتا کماری بھی مسلسل سرگرم رہے۔ دونوں افسران نے مختلف پولیس افسران، زونل اور سپر زونل مجسٹریٹ بھی انتخاب کے دوران نگرانی میں مصروف رہے۔ تربہت گریجویٹ انتخابی حلقے کے لیے چار اضلاع میں مجموعی طور پر 145 پولنگ مراکز قائم کیے گئے تھے۔ ان میں سیتامڑھی میں 38، شیوہر میں 6، مظفر پور میں 69 اور ویشالی میں 32 پولنگ مراکز شامل تھے۔ اس انتخابی حلقے سے مجموعی طور پر 17 امیدوار میدان میں ہیں۔ وہیں، تربہت ٹیچر انتخابی حلقے کے لیے 58 پولنگ مراکز قائم کیے گئے تھے۔ ان میں سیتامڑھی میں 17، شیوہر میں 6، مظفر پور میں 19 اور ویشالی میں 16 پولنگ مراکز شامل تھے۔ اس نشست پر 11 امیدواروں نے انتخاب میں حصہ لیا۔ دونوں انتخابی حلقوں کو ملا کر چاروں اضلاع میں مجموعی طور پر 203 پولنگ مراکز پر ووٹنگ کرائی گئی۔ سیتامڑھی ضلع میں گریجویٹ انتخابی حلقے کے لیے 640,39 ووٹر رجسٹرڈ تھے، جبکہ ٹیچر انتخابی حلقے میں 504,1 ووٹروں کے نام درج تھے۔ اس طرح ضلع میں دونوں حلقوں کو ملا کر مجموعی طور پر 144,41 ووٹر رجسٹرڈ تھے۔ پورے تربہت گریجویٹ انتخابی حلقے میں تقریباً 44,1 لاکھ، جبکہ ٹیچر انتخابی حلقے میں آٹھ ہزار سے زائد ووٹر رجسٹرڈ تھے۔ ووٹنگ مکمل ہونے کے بعد اب سبھی کی نظریں ووٹوں کی گنتی پر لگی ہیں۔ دونوں انتخابی حلقوں کے ووٹوں کی گنتی 27 اکتوبر کو مظفر پور میں ہوگی۔ گنتی مکمل ہونے کے بعد انتخابی نتائج کا اعلان کیا جائے گا، جس سے یہ واضح ہوگا کہ گریجویٹ اور ٹیچر انتخابی حلقوں کے ووٹروں نے کس امیدوار کے حق میں اپنا فیصلہ سنایا ہے۔

استاد اور گریجویٹ حلقوں کا انتخاب پُرامن ماحول میں مکمل، معذور ووٹروں کو ہوئی پریشانی

سنگھوارہ دربھنگہ 23 اکتوبر۔(محمد مصطفیٰ) بہار قانون ساز کونسل کے استاد اور گریجویٹ حلقوں کے لیے جمعہ کے روز سنگھوارہ بلاک ہیڈ کوارٹر میں ووٹنگ پُرامن طور پر مکمل ہوئی۔ استاد ووٹروں کے لیے بی ڈی او دفتر کے کمرے میں، جبکہ گریجویٹ ووٹروں کے لیے سی او اور بلاک ویلفیئر افسر کے دفتر کے کمروں میں پولنگ مراکز قائم کیے گئے تھے۔ گریجویٹ انتخابات کے پیش نظر بلاک ہیڈ کوارٹر میں دن بھر گہما گہمی کا ماحول رہا۔ انٹرنیشنل-جالے سڑک کے کنارے مختلف سیاسی جماعتوں کے حامیوں نے اسٹال لگا کر ووٹروں کو اپنی جانب راغب کرنے کی کوشش کی۔ ووٹنگ کو لے کر ووٹروں میں خاصا جوش وخروش دیکھا گیا۔ تاہم پولنگ مراکز پر ویل چیئر اور ریمپ کا انتظام نہ ہونے کی وجہ سے معذور ووٹروں کو ووٹ ڈالنے میں کافی دشواریوں کا سامنا کرنا پڑا۔ ووٹنگ کے دوران پنچایتی راج محکمہ کے سکریٹری وگمران منوج کمار نے سنگھوارہ کے تینوں پولنگ مراکز کا باری باری معائنہ کیا۔ ان کی آمد کے ساتھ ہی انتظامی عملہ سرگرم ہو گیا۔ اس دوران قطار میں کھڑے ووٹروں نے ووٹنگ کی رفتار سست ہونے کی شکایت بھی کی۔



ووٹر لسٹ میں نام جوڑنے کے لیے 24 اور 25 اکتوبر کو وارڈ 71 میں خصوصی کیمپ لگایا جائیگا: انجلی رائے

پٹنہ سٹی، 23 اکتوبر۔ الیکشن کمیشن آف انڈیا کی ہدایات کے مطابق، 24 اور 25 اکتوبر 2026، ہفتہ اور اتوار کو تمام پولنگ بوتھس پر ووٹر لسٹ سے متعلق ایک خصوصی کیمپ کا انعقاد کیا جائیگا، اس سلسلے میں وارڈ نمبر 71 کی وارڈ کونسلر محترمہ انجلی رائے نے علاقے کے تمام شہریوں سے مفاد عامہ میں ایک اہم اپیل

سجدوں میں سکون کیوں نہیں؟ ہر بے چینی جادو تو نہیں!

شیخ مصطفی الرحمٰن

انسان کی زندگی میں بعض اوقات ایسے دور آتے ہیں جب بظاہر سب کچھ معمول کے مطابق ہوتا ہے، مگر اس کے باطن میں ایک انجانی سی کشمکش برپا رہتی ہے۔ نمازیں ادا ہو رہی ہوتی ہیں، تلاوت قرآن کا سلسلہ بھی جاری رہتا ہے، زبان ذکر الٰہی سے بھی تر رہتی ہے، لیکن دل کا سکون کہیں کھو سا جاتا ہے۔ طبیعت میں بے وجہ اضطراب، ذہن میں انتشار، تعلقات میں سرد مہری اور روزمرہ کے معمولات میں بے دلی پیدا ہونے لگتی ہے۔ انسان خود بھی نہیں سمجھ پاتا کہ آخر اس کے ساتھ کیا ہو رہا ہے۔ پھر رفتہ رفتہ ایک خیال اس کے ذہن پر دستک دینے لگتا ہے: کہیں مجھ پر کسی نے جادو تو نہیں کر دیا؟ اور جب یہ خیال دل میں جگہ بنا لے تو ایک دوسرا سوال بھی جنم لیتا ہے: اگر میں اللہ کی عبادت کرتا ہوں، پھر بھی ان پریشانیوں میں گھرا ہوا ہوں، تو آخر اس کی وجہ کیا ہے؟ یہ سوال محض جادو کے وجود کا سوال نہیں؛ یہ انسانی نفسیات، مذہبی عقیدے، باطنی سکون اور حقیقت کی تلاش سے متعلق ایک نہایت اہم مسئلہ ہے۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ اسلام غیب کے وجود کو تسلیم کرتا ہے اور قرآن مجید میں جادو کا ذکر بھی موجود ہے، لیکن اس حقیقت کے اعتراف اور زندگی کے ہر نامعلوم مسئلے کو جادو قرار دینے کے درمیان ایک نمایاں فرق ہے۔ یہی وہ مقام ہے جہاں عقیدے کے ساتھ علم، روحانیت کے ساتھ بصیرت اور خوف کے ساتھ فکری توازن کی ضرورت محسوس ہوتی ہے۔ جادو کا تصور انسانی معاشروں میں صدیوں سے موجود رہا ہے۔ مختلف تہذیبوں نے ان واقعات کی تشریح اپنے اپنے اعتقادات اور علمی تصورات کے مطابق کی ہے جن کی وجوہات ان کے لیے واضح نہیں تھیں۔ آج بھی جب کسی شخص کی زندگی میں اچانک مشکلات بڑھنے لگتی ہیں، ازدواجی تعلقات میں تلخی پیدا ہوتی ہے، کاروبار میں نقصان ہوتا ہے یا ذہنی سکون رخصت ہونے لگتا ہے تو بعض اوقات اس کے ذہن میں سب سے پہلے جادو کا خیال آتا ہے۔ اسلامی نقطۂ نظر سے جادو محض ایک بے بنیاد تصور نہیں۔ قرآن مجید نے سورۃ البقرہ میں اس کا ذکر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: وَمَا هُم بِضَارِّينَ بِهِ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا بِإِذْنِ اللَّهِ ترجمہ: "اور وہ اس کے ذریعے کسی کو نقصان نہیں پہنچا سکتے، مگر اللہ کے اذن سے۔" (البقرۃ: 102) یہ آیت جادو کے ذکر کے ساتھ ایک بنیادی حقیقت بھی واضح کرتی ہے کہ کسی مخلوق کو مستقل اور لامحدود اختیار حاصل نہیں۔ ہر چیز اللہ تعالیٰ کی مشیت و حاکمیت کے تابع ہے۔ اسی آیت میں میاں بیوی کے درمیان جدائی ڈالنے کا ذکر بھی آیا ہے، جس سے معلوم ہوتا ہے کہ قرآنی بیان میں جادو کے ممکنہ اثرات کے ضمن میں انسانی تعلقات کا مسئلہ بھی زیر بحث آیا ہے۔ لیکن یہاں ایک سوال غور طلب ہے: کیا قرآن میں جادو کا ذکر موجود ہونے کا مطلب یہ بھی ہے کہ زندگی میں پیش آنے والی ہر پریشانی کا سبب جادو ہی سمجھ لیا جائے؟ یقیناً نہیں۔ کسی حقیقت کا دینی طور پر تسلیم کیا جانا اور کسی مخصوص واقعے میں اس حقیقت کے کارفرما ہونے کا دعویٰ کرنا دو الگ باتیں ہیں۔ پہلی بات عقیدے سے متعلق ہے، جب کہ دوسری کے لیے اس واقعے کے حالات اور دستیاب شواہد کو سمجھنا ضروری ہے۔ میاں بیوی کے درمیان ناچاقی ہو تو اس کے اسباب غلط فہمیاں، عدم اعتماد، معاشی دباؤ یا خاندانی مداخلت بھی ہو سکتے ہیں۔ کسی شخص کا کاروبار متاثر ہو تو اس کے پیچھے انتظامی غلطیاں، بدلتے ہوئے حالات یا مالی مشکلات بھی ہو سکتی ہیں۔ اسی طرح ذہنی بے سکونی جسمانی بیماری، نیند کی کمی، مسلسل ذہنی دباؤ یا نفسیاتی مسائل کا نتیجہ بھی ہو سکتی ہے۔ ان امکانات کو نظر انداز کر کے ہر پریشانی کو جادو سے منسوب کر دینا نہ دینی بصیرت ہے اور نہ علمی دیانت۔ اصل مسئلہ جادو کے وجود پر ایمان رکھنے کا نہیں، بلکہ اس امکان کو بلا دلیل کسی مخصوص واقعے کی قطعی تشریح بنا دینے کا ہے۔ انسانی ذہن ایک پیچیدہ نظام ہے۔ خیالات، یادداشت، جذبات، ارادے اور فیصلے کسی ایک مقام پر الگ تھلگ پیدا نہیں ہوتے، بلکہ دماغ کے مختلف حصوں اور جسمانی و نفسیاتی عوامل کے باہمی تعامل سے انسانی تجربات تشکیل پاتے ہیں۔ جدید اعصابی سائنس میں دماغ کے اگلے حصے، بالخصوص پیشانی کے پیچھے واقع پری فرنٹل کارٹیکس، کو خاص اہمیت حاصل ہے۔ یہ حصہ توجہ برقرار رکھنے، منصوبہ بندی کرنے، رویوں کو منظم کرنے اور نتائج کو سامنے رکھتے ہوئے فیصلے کرنے میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔ جب انسان مسلسل ذہنی دباؤ کا شکار رہتا ہے، نیند پوری نہیں ہوتی یا جذباتی تھکن اس پر غالب آجاتی ہے تو اس کی قوت فیصلہ، توجہ اور جذبات کو متوازن رکھنے کی صلاحیت متاثر ہو سکتی ہے۔ وہ چھوٹے چھوٹے معاملات میں الجھنے لگتا ہے، معمول کے کام بھی دشوار محسوس ہونے لگتے ہیں اور بعض اوقات اپنے ہی خیالات اسے تھکا دیتے ہیں۔ یہ کیفیت اس کی عبادت، تعلقات اور روزمرہ زندگی پر بھی اثر انداز ہو سکتی ہے۔ یہاں ایک اہم پہلو قابل غور ہے۔ جب کوئی شخص پہلے ہی ذہنی اضطراب سے گزر رہا ہو تو وہ اپنی کیفیت کی وجہ تلاش کرنے لگتا ہے۔ اگر اسے جادو کا اندیشہ لاحق ہو جائے تو وہ اپنی ہر پریشانی کو اسی نظر سے دیکھنے لگ سکتا ہے۔ یوں اصل تکلیف کے ساتھ ایک نیا بوجھ بھی شامل ہو جاتا ہے: اپنی حالت کے بارے میں مسلسل خوف اور غیر یقینی۔ تاہم جدید سائنس کی بنیاد پر یہ دعویٰ نہیں کیا جا سکتا کہ جادو براہ راست پری فرنٹل کارٹیکس کو نشانہ بناتا ہے۔ اس سلسلے میں کوئی معتبر سائنسی ثبوت موجود نہیں جو جادو کے اثر کو کسی مخصوص دماغی حصے یا اعصابی عمل سے ثابت کرے۔ دماغ کی تحقیق ہمیں انسانی ذہنی کیفیات کو سمجھنے میں مدد دیتی ہے، لیکن اسے غیر مرئی اثرات کی ایسی تشریح کے لیے استعمال نہیں کرنا چاہیے جسے تجرباتی شواہد کی تائید حاصل نہ ہو۔ اسی طرح قرآن مجید میں پیشانی کے ذکر کو جدید اعصابی سائنس کی کسی مخصوص دریافت کے ساتھ قطعی طور پر جوڑ دینا بھی احتیاط کا متقاضی ہے۔ سورۃ علق میں ارشاد ہے: ترجمہ: "ایسی پیشانی جو جھوٹی، خطا کار ہے۔" (العلق: 16) ان آیات کا سیاق ایسے شخص کی سرکشی اور جواب دہی سے متعلق ہے جو اللہ کے بندے کو نماز پڑھنے سے روکتا ہے۔ یہاں پیشانی کا ذکر ایک مؤثر قرآنی اسلوب میں آیا ہے۔ اسے اس بنیاد پر پری فرنٹل کارٹیکس کی سائنسی تشریح قرار دینا کہ دماغ کا یہ حصہ پیشانی کے پیچھے واقع ہے، ایک ایسا دعویٰ ہوگا جسے خود آیات کا سیاق ثابت نہیں کرتا۔ قرآن کی رہنمائی اپنی جگہ مسلم ہے اور سائنسی تحقیق اپنی حدود میں مفید؛ دونوں سے استفادے کے لیے ضروری ہے کہ نہ سائنس سے وہ بات منسوب کی جائے جسے اس نے ثابت نہیں کیا، اور نہ قرآنی آیات کو ان کے سیاق سے الگ کر کے غیر ثابت شدہ نظریات کی تائید میں پیش کیا جائے۔ عبادت میں دل کیوں نہیں لگتا؟ عبادت گزار انسان کے لیے ایک نہایت حساس تجربہ یہ ہے کہ وہ نماز ادا کر رہا ہو لیکن اس کا دل منتشر رہے۔ وہ قرآن کی تلاوت کرے، مگر ذہن بار بار دوسرے خیالات کی طرف چلا جائے۔ اسے محسوس ہو کہ پہلے جو قلبی اطمینان حاصل ہوتا تھا اب وہ کیفیت باقی نہیں رہی۔ ایسے میں وہ کبھی اپنی عبادت کے اخلاص پر شک کرنے لگتا ہے اور کبھی اس تبدیلی کو کسی غیر مرئی رکاوٹ کا نتیجہ سمجھنے لگتا ہے، حالاں کہ انسانی طبیعت میں یکسانیت نہیں ہوتی۔ غم، تھکن، پریشانی اور جسمانی کمزوری انسان کی توجہ کو متاثر کر سکتے ہیں۔ ذہنی دباؤ کے دوران وہ ان کاموں میں بھی یکسوئی کھو سکتا ہے جن سے اسے پہلے سکون حاصل ہوتا تھا۔ اس کیفیت کو فوراً ایمان کی کمزوری یا جادو کی علامت قرار دینا مناسب نہیں۔ نماز کا مقصد محض وقتی سکون حاصل کرنا نہیں، بلکہ انسان کے اندر بندگی، اخلاقی ذمہ داری اور یاد الٰہی کو مضبوط کرنا بھی ہے۔ اس لیے عبادت کی افادیت کو صرف اس بنیاد پر نہیں پرکھا جا سکتا کہ نماز کے دوران انسان کو کتنی قلبی لذت محسوس ہوئی۔ کبھی انسان داخلی کشمکش کے باوجود نماز قائم رکھتا ہے، اپنے اخلاق کی حفاظت کرتا ہے اور مشکلات میں صبر سے کام لیتا ہے؛ یہ بھی اس کے دینی التزام کا اہم پہلو ہے۔ خشوع مطلوب ہے، لیکن خشوع کی کیفیت میں اتار چڑھاؤ انسانی تجربے کا حصہ ہے۔ اگر کسی شخص کو توجہ برقرار رکھنے میں دشواری ہو تو اسے عبادت سے بددل ہونے کے بجائے اپنی ذہنی و جسمانی کیفیت کا جائزہ لینا چاہیے۔ اپنی نیند، معمولات اور ذہنی دباؤ کی اصلاح کے ساتھ عبادت میں یکسوئی کی تدریجی کوشش مفید ہو سکتی ہے۔ ضرورت پڑنے پر طبی یا نفسیاتی مشورہ حاصل کرنا بھی اسی ذمہ دارانہ طرز عمل کا حصہ ہے۔ جب شک زندگی پر غالب آنے لگے انسان کا ذہن غیر واضح حالات میں اسباب تلاش کرتا ہے۔ یہ اس کی فطری صلاحیت ہے۔ لیکن کبھی یہی صلاحیت اسے غلط نتائج تک بھی پہنچا دیتی ہے۔ چند ناخوشگوار واقعات یکے بعد دیگرے پیش آئیں تو انسان ان کے درمیان ایسا تعلق قائم کر سکتا ہے جس کی حقیقت ابھی ثابت نہ ہوئی ہو۔ پھر وہ اسی مفروضے کی روشنی میں نئے واقعات کی تشریح کرنے لگتا ہے۔ اگر کسی شخص کو یہ یقین ہونے لگے کہ اس پر جادو کیا گیا ہے تو عام اختلافات بھی اسے سازش محسوس ہو سکتے ہیں، اتفاقی واقعات غیر معمولی اشارے بن سکتے ہیں اور دوسروں کے رویوں میں اسے پوشیدہ دشمنی دکھائی دینے لگ سکتی ہے۔ رفتہ رفتہ اس کی توجہ زندگی کے حقیقی مسائل سے ہٹ کر اس سوال میں الجھ جاتی ہے کہ اس کے خلاف کون اور کیا کر رہا ہے۔ یہ کیفیت انسان کو ذہنی طور پر تھکا سکتی ہے، اس کے تعلقات کو متاثر کر سکتی ہے اور اس کے اندر بے اعتمادی بڑھا سکتی ہے۔ وہ بار بار دوسروں سے یقین دہانی حاصل کرنے کی کوشش کرتا ہے، مختلف لوگوں سے اپنی حالت کی تشریح پوچھتا ہے اور ہر جواب کے بعد نئے شکوک میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ اس طرح مسئلے کے حل کی تلاش خود ایک مستقل پریشانی بن جاتی ہے۔ اس صورت حال میں ضرورت اس بات کی ہے کہ انسان اپنے خوف کو جھٹلائے بھی نہیں اور اسے حقیقت کا آخری معیار بھی نہ بنائے۔ تکلیف حقیقی ہو سکتی ہے، لیکن اس کی وجہ کے بارے میں ہمارا اندازہ غلط بھی ہو سکتا ہے۔ اسی لیے کسی شخص کی پریشانی کو سنجیدگی سے لینا اور اس کے ہر شبہے کی تصدیق کر دینا ایک ہی بات نہیں۔ قرآن مجید میں ارشاد ہے: ترجمہ: "بے شک شیطان کا مکر کمزور ہے۔" (النساء: 76) یہ آیت اپنے سیاق میں حق و باطل کی کشمکش سے متعلق ہے۔ اسے ہر ذہنی پریشانی کی وجہ قرار دینا درست نہیں، البتہ اس سے یہ اخلاقی رہنمائی ضرور حاصل ہوتی ہے کہ انسان برائی کے خوف کو اپنے اوپر اس قدر غالب نہ ہونے دے کہ اس کی زندگی بدگمانی اور اضطراب میں گرفتار ہو جائے۔ یہی دانش مندی کا تقاضا یہ ہوتا ہے کہ انسان صاف طور پر تسلیم کرے کہ اسے اپنی پریشانی کی اصل وجہ معلوم نہیں۔ اس کے بعد وہ دستیاب شواہد کا جائزہ لے، ممکنہ اسباب کو سمجھے اور مناسب قدم اٹھائے۔ ہر سوال کا فوری جواب نہ ملنا اس بات کی دلیل نہیں کہ اس کے پیچھے لازماً کوئی پراسرار قوت کارفرما ہے۔ اسلام میں دعا، ذکر، تلاوت قرآن اور شرعی رقیہ کو روحانی اہمیت حاصل ہے۔ ان اعمال کے ذریعے بندہ اللہ تعالیٰ سے مدد اور حفاظت طلب کرتا ہے۔ تاہم ان کا مقصد دل کو اللہ کی طرف متوجہ کرنا ہونا چاہیے، نہ کہ انسان کو ہر وقت کسی پوشیدہ خطرے کی تلاش میں مصروف کر دینا۔ یہ بات بھی پیش نظر رہنی چاہیے کہ کسی شخص کا تلاوت کے دوران رونا، گھبراہٹ محسوس کرنا، جسمانی کیفیت میں تبدیلی آنا یا غیر معمولی خواب دیکھنا، بذات خود جادو کے وجود کا ثبوت نہیں۔ ایسی کیفیات کے متعدد اسباب ہو سکتے ہیں اور محض ان کی بنیاد پر کسی مخصوص نتیجے تک پہنچنا درست نہیں۔ اسی طرح مسلسل اداسی، بے دلی، اضطراب، نیند کی خرابی، جذباتی بے حسی اور توجہ میں دشواری بعض نفسیاتی یا جسمانی مسائل سے بھی وابستہ ہو سکتی ہیں۔ اگر یہ علامات طویل عرصے تک برقرار رہیں یا تعلیم، ملازمت، خاندانی تعلقات اور روزمرہ زندگی کو متاثر کرنے لگیں تو مستند ڈاکٹر یا ماہر نفسیات سے مشورہ کرنا مناسب ہے۔ علاج کی طرف رجوع کرنا توکل کے خلاف نہیں۔ انسان اللہ تعالیٰ سے شفا کی دعا کرتے ہوئے طبی علاج بھی اختیار کر سکتا ہے اور روحانی رہنمائی کے ساتھ نفسیاتی معاونت بھی حاصل کر سکتا ہے۔ اس کے لیے ضروری نہیں کہ وہ اپنے مذہبی عقیدے سے دست بردار ہو جائے۔ دینی وابستگی اور علمی شعور ایک دوسرے کے معاون بن سکتے ہیں۔ اسی طرح کسی پر جادو کرنے کا الزام محض خواب، شبہے، اندازے یا کسی عامل کے دعوے کی بنیاد پر نہیں لگانا چاہیے۔ ایسے الزامات بے گناہ افراد کی عزت کو نقصان پہنچا سکتے ہیں اور خاندانوں میں ایسی بدگمانیاں پیدا کر سکتے ہیں جن کا ازالہ مشکل ہو جائے۔ غیب کے بارے میں بے دلیل دعوے کرنے کے بجائے احتیاط اور تحقیق کا راستہ اختیار کرنا زیادہ ذمہ دارانہ طرز عمل ہے۔ قرآن مجید کا یہ ارشاد کہ جادو کسی کو اللہ کے اذن کے بغیر نقصان نہیں پہنچا سکتا، انسان کو اللہ تعالیٰ کی حاکمیت کی طرف متوجہ کرتا ہے۔ لیکن اس کا مطلب یہ نہیں کہ جو شخص عبادت میں مخلص ہو، اس کی زندگی میں کبھی بیماری، غم، ذہنی اضطراب یا کوئی دوسری آزمائش نہیں آئے۔ ترجمہ: "اور ایمان والوں کو اللہ ہی پر بھروسا کرنا چاہیے۔" (آل عمران: 122) توکل کا مفہوم اسباب کو ترک کر دینا نہیں، بلکہ مناسب تدابیر اختیار کرتے ہوئے نتیجے کے معاملے میں اللہ تعالیٰ پر اعتماد رکھنا ہے۔ انسان اپنے مسائل حل کرنے کی کوشش کرتا ہے، بیماری کا علاج کراتا ہے، تعلقات کی اصلاح کے لیے قدم اٹھاتا ہے اور اپنی ذہنی و جسمانی صحت کا خیال رکھتا ہے؛ اس کے ساتھ وہ یہ حقیقت بھی تسلیم کرتا ہے کہ اس کا علم محدود ہے اور ہر نتیجہ اس کے مکمل اختیار میں نہیں۔ توحید کا ایک اہم تقاضا یہ بھی ہے کہ انسان کسی مخلوق کو ایسی مستقل اور لامحدود قدرت کا مالک نہ سمجھنے لگے جو صرف اللہ تعالیٰ کے لیے ثابت ہے۔ کسی حقیقی نقصان یا ظلم سے انکار کیے بغیر بھی انسان اپنے خوف کو اس حد تک بڑھنے سے روک سکتا ہے کہ اس کی زندگی کا ہر فیصلہ کسی پوشیدہ دشمن کے تصور کے گرد گھومنے لگے۔ ایمان انسان کو ہر تکلیف سے محفوظ رہنے کی ضمانت نہیں دیتا؛ وہ اسے تکلیف کے دوران امید، صبر اور ذمہ داری کے ساتھ جینے کا حوصلہ دیتا ہے۔ یہی توکل کی اصل روح ہے۔ اس پوری بحث کا ایک گہرا پہلو انسانی شناخت سے متعلق ہے۔ انسان اپنے آپ کو کس بنیاد پر پہچانتا ہے؟ کیا اس کی شناخت صرف اس کی ذہنی کیفیت، جذباتی توازن اور زندگی کے حالات سے متعین ہوتی ہے، یا اس کے وجود کا کوئی ایسا اخلاقی و روحانی پہلو بھی ہے جو ان تمام تبدیلیوں سے وسیع تر ہے؟ اسلام انسان کو اللہ تعالیٰ کا بندہ، اخلاقی ذمہ داریوں کا حامل اور خیر و شر میں امتیاز کرنے والا وجود قرار دیتا ہے۔ سورۃ مریم میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا قول نقل کیا گیا ہے: یہ اعلان انسانی شناخت کی ایک بنیادی حقیقت کی طرف رہنمائی کرتا ہے۔ انسان کبھی خوف زدہ ہو سکتا ہے، کبھی ذہنی انتشار کا شکار ہو سکتا ہے اور کبھی اپنی کیفیت کی وجہ سمجھنے سے قاصر رہ سکتا ہے، لیکن ان میں سے کوئی بات بذات خود اس کی عزت و قدر کو ختم نہیں کرتی۔ ذہنی پریشانی کسی انسان کو کم تر نہیں بناتی، اور علاج کی ضرورت اس کے ایمان کی نفی نہیں کرتی۔ کا مطلب یہ نہیں کہ بندۂ مومن ہر آزمائش سے محفوظ ہو جاتا ہے یا اس کے تمام سوالات کے جواب مل جاتے ہیں۔ اس کا مفہوم یہ ہے کہ انسان اپنی کمزوری کے باوجود بندگی، امید اور ذمہ داری کا راستہ اختیار کر سکتا ہے۔ اسے اپنے ہر احساس کی فوری تشریح معلوم نہ ہو، تب بھی وہ درست عمل کا انتخاب کر سکتا ہے۔ اسے ہر مشکل کا سبب معلوم نہ ہو، تب بھی وہ اللہ تعالیٰ سے مدد مانگ سکتا ہے اور دنیاوی اسباب کے مطابق مناسب کوشش کر سکتا ہے۔ جادو کے بارے میں گفتگو کرتے ہوئے دو انتہاؤں سے بچنا ضروری ہے۔ ایک طرف قرآنی تعلیمات کو نظر انداز کر کے اس مسئلے کو سرے سے بے معنی قرار دینا درست نہیں، اور دوسری طرف ہر بیماری، ناکامی، اختلاف اور ذہنی پریشانی کو جادو کا نتیجہ سمجھ لینا بھی مناسب نہیں۔ دینی عقیدے کا تقاضا یہ نہیں کہ انسان ہر نامعلوم چیز کے بارے میں کوئی قطعی فیصلہ کرے؛ بلکہ علمی دیانت کا تقاضا یہ ہے کہ معلوم کو معلوم اور نامعلوم کو نامعلوم تسلیم کیا جائے۔ قرآن جادو کے ذکر کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی حاکمیت اور بندے کے لیے توکل کی تعلیم دیتا ہے۔ جدید سائنس انسانی ذہن، جذبات اور قوت فیصلہ کے بعض پہلوؤں کو سمجھنے میں مدد فراہم کرتی ہے، لیکن جادو کے پری فرنٹل کارٹیکس پر اثر انداز ہونے یا کسی مخصوص دماغی علامت سے اس کی تشخیص کیے جانے کا دعویٰ ثابت نہیں۔ اس لیے دینی نصوص کو غیر ثابت شدہ سائنسی نظریات کے ساتھ جوڑنے کے بجائے ہر علم کو اس کے اپنے دائرے میں سمجھنا چاہیے۔ اگر عبادت کے باوجود دل بے سکون ہے تو اس کا مطلب لازماً یہ نہیں کہ عبادت بے اثر ہو گئی ہے۔ اگر ذہن منتشر ہے تو ضروری نہیں کہ اس کے پیچھے جادو ہو۔ اگر زندگی میں مشکلات ہیں تو یہ بھی لازم نہیں کہ کسی نے جان بوجھ کر انہیں پیدا کیا ہو۔ انسان کو چاہیے کہ وہ اپنی پریشانی کو سنجیدگی سے سمجھے، ممکنہ اسباب کی تحقیق کرے، ضرورت کے وقت مناسب مدد حاصل کرے اور بے دلیل الزامات سے بچے۔ اصل کامیابی یہ نہیں کہ انسان ہر نامعلوم خطرے کو پہچان لینے کا دعویٰ کرے، بلکہ یہ ہے کہ وہ غیر یقینی حالات میں بھی اپنی عقل، اخلاق، عبادت اور امید کو محفوظ رکھ سکے۔ ایمان کا مطلب یہ نہیں کہ انسان کبھی خوف محسوس نہ کرے؛ ایمان کا تقاضا یہ ہے کہ خوف اس کی پوری زندگی پر حکمرانی نہ کرنے لگے۔ اور جب دل میں بے چینی ہو، ذہن سوالات سے بھرا ہو اور پریشانی کی اصل وجہ واضح نہ ہو، تب بھی انسان ایک حقیقت کی طرف رجوع کر سکتا ہے: یہ اعلان مسائل سے فرار نہیں، بلکہ ان کا سامنا کرنے کا ایک روحانی حوصلہ ہے۔ اس میں اپنی کمزوری کا اعتراف بھی ہے اور اللہ تعالیٰ کی رحمت پر اعتماد بھی۔ انسان ہر سوال کا جواب نہ جانتے ہوئے بھی سچائی کی تلاش جاری رکھ سکتا ہے، علاج کی ضرورت کے باوجود ایمان پر قائم رہ سکتا ہے، اور آزمائش کے عالم میں بھی اپنی زندگی کو بدگمانی اور خوف کے حوالے کرنے سے انکار کر سکتا ہے۔ غیب کے اندیشوں میں گرفتار ہو کر جینے اور اللہ تعالیٰ پر اعتماد کے ساتھ حقیقت کی تلاش جاری رکھنے میں یہی بنیادی فرق ہے۔

مسلمانوں میں قیادت کا فقدان، ہر طرف جان و مال کو نقصان!

سرفراز احمد قاسمی حیدرآباد

مسلمانوں کی موجودہ صورت حال کا جائزہ لیا جائے تو ایک بنیادی سوال بار بار ذہن و فکر کے دروازے پر دستک دیتا ہے کہ آخر وہ کون سے اسباب ہیں جن کی وجہ سے ایک بڑی آبادی، جس کے پاس تاریخ و تہذیب کا سرمایہ ہے، دینی و اخلاقی تعلیمات کی رہنمائی موجود ہے، باصلاحیت افراد کی کمی نہیں اور اجتماعی قوت کے امکانات بھی موجود ہیں، اس کے باوجود متعدد مقامات پر عدم تحفظ، معاشی پسماندگی، تعلیمی محرومی، سیاسی بے اثری اور سماجی انتشار کا سامنا کر رہی ہے؟ اس سوال کا جواب تلاش کرتے ہوئے جن بنیادی مسائل پر توجہ دینا ضروری ہے، ان میں قیادت کا فقدان، باہمی انتشار، اجتماعی حکمت عملی کی کمی اور ادارہ جاتی کمزوری نمایاں ہیں۔ یہ حقیقت اپنی جگہ مسلم ہے کہ کسی بھی قوم کی ترقی، تحفظ اور استحکام کے لیے محض تعداد کافی نہیں ہوتی، بلکہ اس کے لیے بصیرت رکھنے والی قیادت، مضبوط ادارے، مشترکہ مقاصد اور حالات کے مطابق درست فیصلے کرنے کی صلاحیت بھی ضروری ہوتی ہے۔ جب قیادت کمزور ہو، اجتماعی ترجیحات واضح نہ ہوں اور قوم اپنے وسائل کو منظم کرنے میں ناکام رہے، تو اس کے نتائج مختلف شکلوں میں سامنے آتے ہیں۔ مسلمانوں کے لیے بھی لمحۂ فکریہ ہے کہ وہ اپنی مشکلات کا جائزہ محض جذباتی ردعمل کی بنیاد پر لینے کے بجائے سنجیدہ تجزیے اور عملی حکمت عملی کے ساتھ لیں۔ قیادت کسی قوم کے لیے محض ایک فرد، ایک عہدے یا ایک سیاسی چہرے کا نام نہیں، بلکہ یہ ایک مکمل فکری، اخلاقی اور تنظیمی نظام کا عنوان ہے۔ حقیقی قیادت وہ ہوتی ہے جو قوم کو درپیش مسائل کی درست نشاندہی کرے، عوام کے جذبات کو تعمیری سمت دے، مشکل حالات میں حوصلہ پیدا کرے اور مستقبل کے لیے قابل عمل منصوبہ بندی کرے۔ بدقسمتی سے مسلمانوں کے مختلف طبقوں میں قیادت کے حوالے سے کئی سوالات موجود ہیں۔ کہیں قیادت شخصی مفادات کی اسیر دکھائی دیتی ہے، کہیں گروہی وابستگی اجتماعی مفاد پر غالب آجاتی ہے، کہیں اختلافات اس قدر شدت اختیار کر جاتے ہیں کہ مشترکہ مسائل پس منظر میں چلے جاتے ہیں اور کہیں عوامی مسائل کے حل کے لیے اعلانات تو بہت ہوتے ہیں لیکن مستقل جدوجہد، مؤثر پیروی اور جواب دہی کا نظام کمزور رہتا ہے۔ مختلف علاقوں میں ایسے افراد، ادارے اور تنظیمیں بھی موجود ہیں جو تعلیم، سماجی خدمت، قانونی امداد، رفاہی سرگرمیوں اور عوامی حقوق کے لیے کام کر رہی ہیں۔ اصل مسئلہ ان کوششوں کو ایک دوسرے سے مربوط کرنے، ان کی افادیت بڑھانے اور انہیں وسیع تر اجتماعی حکمت عملی کا حصہ بنانے کا ہے۔ سب سے اہم سوال یہ ہے کہ کسی بھی معاشرے میں شہریوں کی جان، مال، عزت اور بنیادی حقوق کا تحفظ، ریاست کی اہم ذمہ داریوں میں شامل ہے۔ جب کسی فرد یا گروہ کو تشدد، دھمکی، امتیازی سلوک یا املاک کے نقصان کا سامنا کرنا پڑے تو یہ صرف متاثرہ خاندان کا مسئلہ نہیں رہتا، بلکہ قانون کی بالادستی اور معاشرتی انصاف کا سوال بن جاتا ہے۔ مسلمانوں کو جہاں بھی ناانصافی یا تشدد کا سامنا ہو، وہاں متاثرین کی مدد، قانونی چارہ جوئی، شواہد کا تحفظ، مستند معلومات کی فراہمی اور متعلقہ اداروں سے جواب دہی کا مطالبہ اہم ہے۔ محض مذمتی بیانات جاری کر دینا کافی نہیں، متاثرین کے لیے قانونی، مالی امداد، اہل خانہ کی باز آبادکاری اور مقدمات کی مسلسل پیروی بھی ضروری ہے۔ اسی طرح یہ بھی اہم ہے کہ ہر واقعے کی حقیقت مستند شواہد کی بنیاد پر سامنے لائی جائے، افواہوں، غیر مصدقہ خبروں اور اشتعال انگیز پیغامات سے گریز کیا جائے، کیونکہ غلط معلومات نہ صرف صورت حال کو پیچیدہ بنا سکتی ہیں بلکہ بے گناہ افراد کے لیے مزید خطرات بھی پیدا کر سکتی ہیں۔ قیادت کی ذمہ داری ہے کہ وہ متاثرین کے دکھ درد کو محض تقریروں کا موضوع نہ بنائے، بلکہ ان کے لیے عملی تعاون کا ذریعہ بنے۔ جس قیادت کے پاس عوام کے مسائل کا ریکارڈ، قانونی ماہرین کی ٹیم، امدادی وسائل اور مستقل پیروی کا نظام ہو، وہ مشکلات کے مقابلے میں زیادہ مؤثر کردار ادا کر سکتی ہے۔ جمہوری نظام میں سیاسی نمائندگی عوام کے مسائل کو ایوانوں تک پہنچانے، پالیسی سازی پر اثر انداز ہونے اور حکومتی اداروں سے جواب طلب کرنے کا ایک اہم ذریعہ ہے۔ لیکن نمائندگی کی حقیقی قدر صرف انتخابی کامیابی یا کسی عہدے کے حصول سے متعین نہیں ہوتی، بلکہ اس کا معیار یہ ہے کہ نمائندہ اپنے علاقے کے عوام کے مسائل کے لیے کس حد تک کام کرتا ہے۔ پوری دنیا میں نئی نسل بالخصوص جین زی ایک نئی کروٹ لے رہی ہے۔ سوچ، ترجیحات اور ردعمل کے اعتبار سے یہ پچھلی نسلوں سے نمایاں طور پر مختلف ہے۔ ماضی میں نوجوان اپنی پسند و ناپسند کا بڑوں کے سامنے برملا اظہار کرنے سے گریز کرتے تھے اور کیریئر یا شریک حیات کے انتخاب جیسے اہم فیصلوں میں بھی ان کی رائے کو مقدم رکھتے تھے، مگر آج کے نوجوان اپنی زندگی پر دوسروں کی مرضی مسلط کیے جانے کو آسانی سے قبول نہیں کرتے۔ وہ آزادانہ سوچ کے ساتھ ناانصافی کے خلاف مزاحمت کا حوصلہ بھی رکھتے ہیں۔ نظام حکمرانی کی خامیوں اور زیادتیوں کو خاموشی سے برداشت کرنے کے بجائے سوال اٹھاتے ہیں۔ حکومتیں اگر ہٹ دھرمی اختیار کریں تو یہی نوجوان اپنی اجتماعی قوت کو منظم کر کے انہیں فیصلوں پر نظر ثانی کے لیے مجبور کرنے کی صلاحیت بھی دکھا رہے ہیں۔ گزشتہ برسوں میں ہمارے ملک میں ایسا ماحول پیدا کیا گیا جس میں حکومت کی ناکامیوں پر سوال اٹھانے کو ملک دشمنی سے تعبیر کیا جانے لگا۔ بعض طبقات کے خلاف زیادتیوں کو قوم پرستی کا لبادہ پہنایا گیا اور اختلاف کرنے والوں کو عملاً یہ پیغام دیا گیا کہ اقتدار کو چیلنج کرنے کی قیمت بھاری ہو سکتی ہے۔ حقوق انسانی کی خلاف ورزیوں اور اقلیتوں کی مذہبی آزادی پر قدغنوں کے باوجود مؤثر مزاحمت نہ ہونے سے حکمراں حلقوں میں یہ گمان پختہ ہو گیا کہ ناانصافیوں اور بدعنوانیوں کے باوجود ان کی گرفت کمزور نہیں ہوگی۔ مگر جین زی سے شروع ہونے والے احتجاج نے کم از کم یہ بھرم ضرور توڑ دیا ہے کہ نوجوانوں کو ہمیشہ خوف اور خاموشی میں رکھا جا سکتا ہے۔ ایسے میں مسلم نوجوان اور جین زی کی صورتحال ایک اہم سوال بن کر سامنے آتی ہے۔ مختلف طبقات کی نئی نسل میں سیاسی اور سماجی بیداری کے آثار نمایاں ہیں، مگر مسلم نوجوانوں کا ایک بڑا طبقہ ابھی ملک و ملت کے اجتماعی مسائل سے نسبتاً لاتعلق دکھائی دیتا ہے۔ اس کی تمام ذمہ داری نوجوانوں پر ڈالنا بھی انصاف نہیں ہے، کیونکہ انہیں ایسا معاشرہ اور ایسی قیادت ورثے میں ملی جس میں حقوق کی پامالی پر خاموشی، اجتماعی ذمہ داری سے گریز اور مصلحت کو حکمت کا نام دینے کا رجحان مدت سے راسخ رہا ہے۔ جب بڑوں نے سیاسی شعور، دستوری حقوق اور اجتماعی ذمہ داری کا عملی سبق منتقل ہی نہ کیا ہو تو نئی نسل سے اچانک غیر معمولی بصیرت اور قیادت کی توقع کیسے کی جا سکتی ہے؟ ہمارا ایک بنیادی مسئلہ یہ بھی رہا ہے کہ نوجوانوں کو ملی فیصلوں میں شریک کرنے، سوال پوچھنے کی آزادی دینے اور اختلاف رائے کو برداشت کرنے کی روایت مضبوط نہیں ہو سکی، نتیجتاً نئی نسل اور روایتی قیادت کے درمیان ایک ایسا فاصلہ پیدا ہوا جو محض عمر کا نہیں بلکہ فکر اور ترجیحات کا بھی ہے۔ پھر بھی یہ سوال اپنی جگہ موجود ہے کہ روزگار، کیریئر اور مستقبل خطرے میں نظر آئیں تو نوجوان سڑکوں پر نکل سکتے ہیں، مگر جب کسی پوری برادری کے مساوی شہری مرتبے، دستوری حقوق، مذہبی آزادی اور عزت نفس کو زک پہنچ رہی ہو تو مسلم نوجوانوں میں اضطراب کیوں دکھائی نہیں دیتا؟ تعلیم، ملازمت، نمائندگی اور مساوی مواقع بھی تو انہی کے مستقبل سے وابستہ مسائل ہیں، اس لیے ملی مسائل کو محض بزرگوں یا مذہبی و سیاسی تنظیموں کا مسئلہ سمجھ کر ان سے لاتعلق رہنا بالآخر خود نوجوانوں کے مستقبل کو متاثر کرے گا۔ اس خاموشی کا ایک سبب گزشتہ دو دہائیوں کا وہ تجربہ بھی ہے، جس میں ظلم و استبداد کے خلاف آواز اٹھانے والوں کو جیلوں اور مقدمات کا سامنا کرنا پڑا، جبکہ ہماری ملی و سیاسی قیادتیں اکثر ان کے ساتھ مضبوطی سے کھڑی ہونے کے بجائے اقتدار کی خوشنودی اور مصلحت کی راہیں تلاش کرتی رہیں۔ اس طرز عمل نے نوجوانوں کو یہ سبق دیا کہ بولنے کی قیمت تو ہے مگر پشت پناہی کی کوئی ضمانت نہیں۔ قیادت جب خود خطرہ مول لینے سے گریز کرے تو نوجوانوں سے قربانی اور جرأت کا مطالبہ اپنی اخلاقی قوت کھو دیتا ہے۔ اس کے باوجود تصویر مکمل طور پر مایوس کن نہیں ہے۔ ناانصافی، حق تلفی اور ملی مفادات پر شخصی مفادات کو ترجیح دینے کے خلاف نئی نسل اب اپنے بڑوں کو ٹوکنے لگی ہے۔ قائدین اور خطیبوں کی تنقید کو بے ادبی نہیں سمجھتی اور سوال کرنے کو اپنا حق تصور کرتی ہے۔ سوشل میڈیا اور معلومات تک براہ راست رسائی نے اسے یہ موقع بھی فراہم کیا ہے کہ وہ روایتی قیادت کے بیانیے کو بلاچون و چرا قبول کرنے کے بجائے خود حالات کا جائزہ لے اور اپنے نتائج اخذ کرے۔

بھارت-پولینڈ تعلقات: دوستی سے شراکت داری تک

وزیر اعظم نریندر مودی اور پولینڈ کے وزیر اعظم ڈونالڈ ٹسک کی کل دہلی میں ایک اہم میٹنگ ہوئی۔ میٹنگ نہ صرف دو ممالک کے درمیان دوطرفہ تعلقات کو مضبوط بنانے میں معاون ثابت ہوئی بلکہ اس سے عالمی سطح پر بھارت کی بڑھتی ہوئی سفارتی اور اقتصادی اہمیت کا بھی اظہار ہوا۔ یہ میٹنگ ایسے وقت میں ہوئی ہے، جب دنیا غیر یقینی صورتحال اور تیزی سے بدلتے سیاسی منظرنامے سے گزر رہی ہے۔ ایسے میں بھارت اور پولینڈ دونوں ترقی، ٹیکنالوجی اور جدت کے اہم مراکز کے طور پر ابھر رہے ہیں۔ خوش گوار بات یہ ہے کہ دونوں رہنماؤں نے اس موقع کو اپنے تعلقات کو نئی بلندیوں تک لے جانے کے لئے استعمال کیا۔

اس میٹنگ کی سب سے نمایاں بات دونوں ممالک کے درمیان تاریخی اور انسانی بنیادوں پر استوار دوستی کا اعادہ تھا۔ پولینڈ کے وزیر اعظم ٹسک نے واضح طور پر اس بات کا ذکر کیا کہ روس کے یوکرین پر حملے کے نازک دور میں پولینڈ نے یوکرین میں پھنسے بھارتی طلبہ کی دیکھ بھال کی تھی۔ انہوں نے اسے یکجہتی، اعتماد اور دوستی کی حقیقی مثال قرار دیا۔ دوسری جانب وزیر اعظم مودی نے بھی اس انسانی جذبے کو سراہا اور یاد دلایا کہ دوسری جنگ عظیم کے دوران جام نگر اور کولہاپور کے شاہی خاندانوں نے پولینڈ کے ہزاروں بچوں اور خاندانوں کو پناہ دی تھی۔ آج بھی پولینڈ کے لوگ جام صاحب کو "ڈوبری مہاراجہ" یعنی اچھے مہاراجہ کے نام سے یاد کرتے ہیں۔ یہ تاریخی ربط صرف علامات تک محدود نہیں بلکہ عملی امداد اور گہرے جذبے کی علامت ہے، جو آج بھی دونوں ممالک کے تعلقات کی بنیاد بنا ہوا ہے۔

موجودہ دور میں یہ دوستی محض جذباتی نہیں رہی بلکہ عملی اور اسٹریٹجک شکل اختیار کر چکی ہے۔ دونوں ممالک نے دفاع، خلائی سائنس اور جوہری توانائی کے شعبوں میں تعلقات کو مزید گہرا کرنے پر اتفاق کیا ہے۔ یہ فیصلہ بھارت کی دفاعی خود انحصاری اور ٹیکنالوجی کی منتقلی کی حکمت عملی کے عین مطابق ہے۔ پولینڈ کی کمپنیوں کو بھارت میں مشترکہ ترقی اور مشترکہ پیداوار کے لئے مدعو کیا گیا ہے، جو "میک ان انڈیا" اور "آتم نربھر بھارت" کے ایجنڈے کو تقویت دے گا۔ اس کے علاوہ انفارمیشن ٹیکنالوجی اور سائبر سیکیورٹی کے شعبے میں پہلے سے مضبوط تعلقات کو مزید آگے بڑھاتے ہوئے "انڈیا-پولینڈ اسٹارٹ اپ برج" قائم کرنے اور نوجوانوں کے لئے ٹیکنالوجی ہیکاتھونز منعقد کرنے کا فیصلہ بھی خاص اہمیت رکھتا ہے۔ ان مقابلوں میں دونوں ممالک کے نوجوان مل کر جدید ٹیکنالوجی کے ذریعے عملی مسائل حل کریں گے، نئے آئیڈیاز پیش کریں گے اور اسٹارٹ اپس کے مواقع پیدا کریں گے۔ یہ پہل دونوں ممالک کے نوجوانوں کو جدت اور کاروباری مواقع فراہم کرے گی۔ مانا جا رہا ہے کہ اس سے مستقبل کی معیشت میں بھارت کی قیادت کو استحکام حاصل ہوگا۔

معاشی محاذ پر بھی یہ میٹنگ خاص اہمیت رکھتی ہے۔ پولینڈ کی معیشت نے ایک ٹریلین ڈالر کی تاریخی حد عبور کر لی ہے، جبکہ بھارت نے پچھلی سہ ماہی میں 8.7 فیصد کی شاندار ترقی کی شرح حاصل کی ہے۔ دونوں ممالک کی بڑھتی ہوئی اقتصادی طاقت اور بھارت-یورپی یونین فری ٹریڈ ایگریمنٹ نے نئے مواقع پیدا کیے ہیں۔ اس معاہدے کے نفاذ کے بعد بھارت سے پولینڈ کو مشینری، کیمیکلز اور پلاسٹک کی برآمدات کے دروازے کھلیں گے، جبکہ ریلوے، موبیلٹی اور فوڈ پروسیسنگ جیسے شعبوں میں پولینڈ سے سرمایہ کاری متوقع ہے۔

اس میٹنگ سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ بھارت آج صرف ایک ابھرتی ہوئی معیشت نہیں بلکہ ایک ذمہ دار عالمی قوت ہے، جو یورپ کے اہم ممالک کے ساتھ متوازن اور باہمی فائدے پر مبنی تعلقات استوار کر رہا ہے۔ پولینڈ جیسے وسطی یورپی ملک کے ساتھ اسٹریٹجک شراکت داری بھارت کی یورپی یونین پالیسی کو مضبوط کرتی ہے اور عالمی سپلائی چینز میں بھارت کے کردار کو بڑھاتی ہے۔ تاریخی دوستی کو جدید تعاون میں تبدیل کرنا وزیر اعظم مودی کی سفارتی بصیرت کا ثبوت ہے۔ یہ تعلقات نہ صرف دونوں ممالک کے مفاد میں ہیں بلکہ غیر یقینی عالمی ماحول میں استحکام اور ترقی کی مثال بھی پیش کرتے ہیں۔ بہر حال مجموعی طور پر مودی-ٹسک ملاقات بھارت کی خارجہ پالیسی کی کامیابی کی ایک اور کڑی ہے۔ یہ ظاہر کرتی ہے کہ بھارت اپنے تاریخی تعلقات کو نئی جہت دے کر عالمی سطح پر اپنے مفادات کو محفوظ کر رہا ہے اور ترقی کی نئی راہیں کھول رہا ہے۔

مرکزی وزیر پیوش گوئل نے ہندوستانی سرمایہ کاری کو فروغ دینے کے لیے جرمن فرموں سے بات چیت کی

میونخ۔ 23 راکتوبر۔ ایم این این۔ تجارت اور صنعت کے مرکزی وزیر پیوش گوئل نے جرمن کمپنیوں فریسینیس گروپ، بائر اور ٹاف گروپ کے سینئر ایگزیکٹوز کے ساتھ میونخ میں بات چیت کی۔ انہوں نے ہندوستان کے بڑھتے ہوئے مواقع پر روشنی ڈالی۔ فریسینیس نے ملک کے پھیلتے ہوئے صحت کی دیکھ بھال کے شعبے، میونخ میں بات چیت کی۔ انہوں نے ہندوستان کے بڑھتے ہوئے صحت کی دیکھ بھال کے شعبے، معیاری اور سستی طبی حل کی بڑھتی ہوئی مانگ، اور مضبوط میونخ میں بات چیت کی۔ انہوں نے ہندوستان کے بڑھتے ہوئے صحت کی دیکھ بھال کے شعبے سے فائدہ اٹھاتے ہوئے، معیاری اور سستی طبی حل کی بڑھتی ہوئی مانگ، اور مضبوط میونخ میں بات چیت کی۔ انہوں نے مزید کہا کہ بات چیت میں اس بات کا احاطہ کیا گیا کہ فریسینیس کس طرح ہندوستان کی بہتر مند افرادی قوت اور پیداواری صلاحیتوں کو گھریلو اور بین الاقوامی منڈیوں کی خدمت کے لیے استعمال کر سکتا ہے۔ ایک اور میٹنگ میں، گوئل نے بائر میں فارماسیوٹیکل ڈویژن کے صدر کے ساتھ ہندوستان میں کمپنی کے توسیعی منصوبوں اور ملک کے صحت کی دیکھ بھال کے ماحولیاتی نظام کے ساتھ اپنی مصروفیت کو گہرا کرنے کے طریقوں پر بات چیت کی۔ وزیر نے کہا، "بھارت میں بائر کے توسیعی منصوبوں اور ہمارے مضبوط صحت کی دیکھ بھال کے ماحولیاتی نظام میں زیادہ سرمایہ کاری، اختراعات اور تعاون کے ذریعے اپنی مصروفیت کو گہرا کرنے کے مواقع پر تبادلہ خیال کیا۔"



اقوام متحدہ میں بھارت کی جانب سے پاکستان میں اقلیتوں کے ساتھ ناروا سلوک پر شدید تنقید

اقوام متحدہ۔ 23 راکتوبر۔ ایم این این۔ بھارت نے اقوام متحدہ میں پاکستان کی جانب سے مذہبی اقلیتوں کے ساتھ روا رکھے جانے والے سلوک پر سخت تنقید کی ہے۔ بھارت نے اسلام آباد پر الزام لگایا ہے کہ وہ کمزور برادریوں کے تحفظ میں ناکام رہا ہے، جبکہ اس کے باوجود وہ نئی دہلی کو مذہبی آزادی، تدفین کے حقوق اور اقلیتوں کے ساتھ برتاؤ کے معاملات پر نصیحتیں کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔ مذہب یا عقیدے کی آزادی سے متعلق خصوصی نمائندے کے ساتھ غیر معمولی حالات میں تدفین کے حقوق کے موضوع پر ہونے والے مکالمے کے دوران، اقوام متحدہ میں بھارت کے مستقل مشن کی فرسٹ سیکرٹری بھاویکا منگلانندن نے کووڈ-19 کی وبا کے دوران مذہبی امتیاز کے حوالے سے رپورٹ کے تناظر اور دہشت گردوں کے لیے تدفین کے حقوق کی وکالت پر سوال اٹھائے۔ منگلانندن نے کہا کہ ایسا لگتا ہے کہ یہ رپورٹ وبا کے دوران امتیازی رویوں اور کوتاہیوں کا ذمہ دار بنیادی طور پر ترقی پذیر ممالک کو ظہراتی ہے، جبکہ ترقی یافتہ ممالک میں پیش آنے والے ایسے ہی المناک واقعات کو نظر انداز کر دیتی ہے۔ انہوں نے سوال کیا، رپورٹ کے مطابق، کووڈ-19 کے دوران تمام امتیازی سلوک اور غلط اقدامات میڈیا طور پر صرف گھومل سا ذکر ہی ہوئے۔ ترقی یافتہ دنیا میں پیش آنے والے ایسے ہی المناک حالات کا ذکر نہ کر کے، اس رپورٹ کو کیا فائدہ حاصل ہوتا ہے؟ انہوں نے انسانی تکالیف کو سیاسی رنگ دینے کے خلاف خبردار کیا اور کہا کہ مذہبی آزادی پر حق رپورٹس میں خلاف ورزیوں کا جائزہ غیر جانبداری سے لیا جانا چاہیے، نہ کہ سیاسی مقاصد کے لیے مخصوص واقعات کو چن چن کر اجاگر کیا جائے۔ منگلانندن نے کہا، لوگوں کے دکھ اور نقصان سے سیاسی فائدہ اٹھانا، کوئی ایسا موضوع نہیں ہونا چاہیے جس پر خصوصی نمائندے اپنی اکثریت یا اہمیت کی بنیاد پر کھیں۔ دہشت گردوں کے تدفین کے حقوق سے متعلق رپورٹ کے موقف پر سوال اٹھاتے ہوئے، بھارتی سفارت کار نے دلیل دی کہ مجرموں کے حقوق کو ان متاثرین کے حقوق پر حاوی نہیں ہونا چاہیے جو دہشت گردانہ حملوں میں اپنی جانیں گنوا بیٹھتے ہیں۔ انہوں نے کہا، "ایک دہشت گرد نہ صرف بے گناہ لوگوں کو قتل کرتا ہے، بلکہ کسی قوم کی نفسیات کو بھی شدید نقصان پہنچاتا ہے۔ یہ ایک المناک پہلو ہے کہ دہشت گردوں کے حقوق کی پرزور وکالت کی جاتی ہے، جبکہ حالانکہ وہ انسانوں کے سب سے مقدس حق، یعنی حق زندگی کی خلاف ورزی کرتے ہیں، پھر بھی لیکن دہشت گردی کے متاثرین کے لیے ایسی کوئی وکالت نظر نہیں آتی۔

سولر ڈیفنس کے ناگاستر 2 نے فوج کے لیے تکنیکی آزمائشیں مکمل کیں

ناگپور۔ 23 راکتوبر۔ ایم این این۔ سولر ڈیفنس اینڈ ایرو اسپیس لمیٹڈ، ناگپور، ہندوستانی فوج کو اپنا ناگاستر 2 اینٹی ٹینک لوئٹرنگ جنگی نظام فراہم کر رہا ہے۔ دن اور رات کی نگرانی کرنے والے کیمروں اور 4 کلوگرام ہینڈم سائز کے چارج وار ہیڈ سے لیس، ناگاستر 2 کو وزنلہ ہومو ڈیفنس آرمر (RHA) کے 650 ملی میٹر تک محفوظ اہداف کو چھیدنے کے لیے ڈیزائن کیا گیا ہے۔ اس سسٹم میں 60 منٹ تک کی پرواشت کی خصوصیات ہے، اس کے ساتھ 25 کلومیٹر کی آپریشنل رینج جب ریکوری اور دوبارہ استعمال کے موڈ میں اور 50 کلومیٹر فائر اینڈ فارگیٹ موڈ میں استعمال ہوتی ہے۔ یہ خصوصیات بکتر بند اہداف کے خلاف درست حملوں کے لیے اہم آپریشنل لچک فراہم کرتی ہیں۔ ناگاستر 2 کی ایک نمایاں جنگی صلاحیت اس کا الیکٹرانک کاؤنٹر-کاؤنٹر میجرز (ECCM) سسٹم ہے، جو الیکٹرانک طور پر مقابلہ کرنے والے میدان جنگ کے ماحول میں لچک کو بڑھانے کے لیے بنایا گیا ہے۔ یہ فیچر الیکٹرانک جنگی خطرات کے باوجود کام کرنے کی صلاحیت کو بڑھاتا ہے، جیسے کہ کیپٹیشن جیمنگ کے ساتھ ساتھ جی پی ایس جیمنگ اور سپوفنگ۔ ناگاستر 2 کی تخلیق اور فراہمی ہندوستان کے گھریلو دفاعی مینوفیکچرنگ سیکٹر کو تقویت دینے اور ہندوستانی فوج کو جدید ہائی ٹیک لوئٹرنگ گولہ باری کے نظام فراہم کرنے میں ایک اہم سنگ میل کی نمائندگی کرتی ہے۔ سولر ڈیفنس اینڈ ایرو اسپیس لمیٹڈ نے بتایا کہ ناگاستر 2 نے اگست 2026 میں مہاجن فیلڈ فائرنگ رینج میں تکنیکی آزمائشیں کامیابی سے مکمل کیں، جہاں صارفین نے تمام آپریشنل اور ECCM تھیمل پیرامیٹرز کا خود مشاہدہ کیا۔ کمپنی کے بیان کے مطابق، 2025 میں، ہندوستانی فوج نے سولر ڈیفنس اینڈ ایرو اسپیس لمیٹڈ کو تقریباً 450 ناگاستر-1R لوئٹرنگ گولہ بارود حاصل کرنے کا حکم جاری کیا۔ ناگاستر-1R ایک اقتصادی حل فراہم کرتا ہے جس میں مکمل طور پر دوبارہ استعمال کے قابل لانچ آلات شامل ہیں۔ کمپنی کے بیان میں مزید کہا گیا ہے کہ ایڈوانس لوئٹرنگ مینیشن سسٹم 360 ٹھیمل کیمرے سے لیس ہے، جس میں رات کے آپریشنز کے لیے تھرمل کیمرے کو مربوط کرنے کا آپشن ہے۔ 80 فیصد سے زائد مقامی (انڈیجینس) اجزاء پر مشتمل یہ نظام، ویڈیو اور ٹیلی میٹری روابط کے لیے اپنی مخصوص انکرپشن کا استعمال کرتا ہے۔ اس میں انتہائی درستگی کے ساتھ ہدف کو نشانہ بنانے والا ایک نظام بھی شامل ہے، جس کی "سرگلر ایرر پروبیبل" کی صلاحیت 2 میٹر ہے۔ کمپنی نے مزید بتایا کہ ان یونٹس کی جانچ مختلف مقامات پر کی گئی ہے، جن میں لداخ اور اتر پردیش کے شہر جھانسی کے قریب واقع بادا بھی شامل ہیں۔

امریکہ کی ترقی میں ہندوستانیوں کا غیر معمولی کردار

بھارتی تارکین وطن کے خلاف بڑھتی نسل پرستی پر امریکی جریدے کی سخت تنقید

واشنگٹن۔ 23 راکتوبر۔ ایم این این۔ امریکہ کی ٹیکنالوجی، طب، سائنس اور معیشت کی ترقی میں ہندوستانی تارکین وطن کے غیر معمولی کردار کو اجاگر کرتے ہوئے معروف امریکی جریدے وی الفائنٹ نے خبردار کیا ہے کہ ہندوستانیوں کے خلاف بڑھتی ہوئی نسل پرستی اور امیگریشن پابندیاں خود امریکہ کے مفادات کو نقصان پہنچا سکتی ہیں۔ جریدے میں شائع میناکشی احمد کے مضمون امریکہ کو اپنے ہندوستانی تارکین وطن کی ضرورت ہے کے مطابق ہندوستانی نژاد امریکی ملک کی سب سے زیادہ تعلیم یافتہ اور معاشی طور پر کامیاب برادریوں میں شامل ہیں۔ ان کی کامیابی نے امریکی ٹیکنالوجی اور طبی شعبوں کو مضبوط بنانے میں اہم کردار ادا کیا ہے۔ رپورٹ کے مطابق ہندوستانی نژاد امریکی خاندانوں کی اوسط سالانہ آمدنی ایک لاکھ 51 ہزار 200 ڈالر ہے، جبکہ سفید فام امریکی خاندانوں کی اوسط آمدنی 92 ہزار 530 ڈالر ہے۔ امریکہ میں 25 سال یا اس سے زیادہ عمر کے تقریباً 75 فیصد ہندوستانی نژاد افراد کے پاس بیچلر ڈگری ہے، جبکہ قومی اوسط صرف 38 فیصد ہے۔ تقریباً نصف ہندوستانی نژاد افراد اعلیٰ تعلیمی ڈگریاں رکھتے ہیں۔ امریکہ میں ہندوستانی نژاد آبادی تقریباً 52 لاکھ ہے، جو ملک کی مجموعی آبادی کا محض ڈیڑھ فیصد ہے۔ اس کے باوجود گوگل، مائیکروسافٹ، سندر پچائی، آئی بی ایم اور ایڈوب جیسی عالمی ٹیکنالوجی کمپنیوں کی قیادت ہندوستانی نژاد شخصیات کے ہاتھوں میں ہے۔ مضمون میں بتایا گیا ہے کہ امریکہ نے 1965 کے بعد سائنس، انجینئرنگ اور طب کے شعبوں میں ماہر افراد کی کمی پوری کرنے کے لیے ہندوستان سے بڑی تعداد میں پیشہ ور افراد کو راغب کیا۔ ہندوستان کے ممتاز انڈین انسٹی ٹیوٹس آف ٹیکنالوجی نے امریکی صنعت کو اعلیٰ تربیت یافتہ انجینئر فراہم کیے۔ گوگل کے سربراہ سندر پچائی، آئی بی ایم کے سربراہ ارونڈ کرشنا اور معروف سرمایہ کار ونود کھوسلہ ان نمایاں شخصیات میں شامل ہیں جنہوں نے ہندوستانی تعلیمی اداروں سے تعلیم حاصل کر کے امریکہ میں عالمی سطح پر کامیابی حاصل کی۔ رپورٹ کے مطابق ہندوستانی ڈاکٹروں نے بھی امریکی صحت کے نظام میں اہم کردار ادا کیا۔ 1960 کی دہائی میں طبی عملے کی کمی پوری کرنے سے لے کر ایڈز اور کورونا وبا کے دوران مریضوں کی دیکھ بھال تک ہندوستانی طبی ماہرین امریکہ کے لیے اہم ثابت ہوئے۔ تاہم ان کامیابیوں کے باوجود امریکہ میں ہندوستانی نژاد افراد کے خلاف نفرت انگیز بیانات اور نسل پرستانہ حملوں میں اضافہ ہوا ہے۔ اسٹاپ اے اے پی آئی ہیٹ کے مطابق 2025 میں امریکہ میں مقیم تقریباً نصف جنوبی ایشیائی بالغ افراد نے نسلی بنیاد پر نفرت انگیز رویے کا سامنا کرنے کی اطلاع دی۔ 2023 سے 2025 کے درمیان انٹرنیٹ پر جنوبی ایشیائی باشندوں کے خلاف توہین آمیز الفاظ کے استعمال میں 109 فیصد اضافہ ریکارڈ کیا گیا۔ مضمون میں صدر ڈونلڈ ٹرمپ کی انتظامیہ کی امیگریشن پالیسیوں پر بھی تنقید کی گئی ہے۔ خاص طور پر ایچ ون بی ویزا پروگرام پر پابندیوں کو ہندوستانی پیشہ ور افراد کے لیے ایک بڑی رکاوٹ قرار دیا گیا ہے۔ اس پروگرام کے تقریباً 70 فیصد مستفید ہونے والے ہندوستانی ہیں۔ وی الفائنٹ کے مضمون کا بنیادی موقف ہے کہ ہندوستانی تارکین وطن امریکہ پر بوجھ نہیں بلکہ اس کی معاشی، سائنسی اور تکنیکی طاقت کا اہم ستون ہیں، اور ان کے خلاف بڑھتی ہوئی نفرت امریکہ کے اپنے مستقبل کے لیے نقصان دہ ثابت ہو سکتی ہے۔

بھارت نے آسام کے بارے میں غیر واضح اور غیر مصدقہ حوالوں کی بنا پر

نئی دہلی۔ 23 راکتوبر۔ ایم این این۔ بھارت نے مہاجرین کے انسانی حقوق سے متعلق اقوام متحدہ کے ماہر کی رپورٹ میں اپنے ملک کے حوالے سے کیے گئے ذکر کو سختی سے مسترد کر دیا ہے۔ بھارت نے ان حوالوں کو غیر واضح اور غیر مصدقہ قرار دیتے ہوئے کہا ہے کہ کسی مخصوص ملک پر لگائے جانے والے الزامات کی تائید میں قابل تصدیق شواہد اور درست جغرافیائی حوالے موجود ہونے چاہئیں۔ وزارت خارجہ میں ڈپٹی سیکرٹری، برکھا تمرا کار نے مہاجرین کے انسانی حقوق سے متعلق اقوام متحدہ کے خصوصی نمائندے جہاد ماری کے ساتھ ایک مباحثے کے دوران یہ اعتراضات اٹھائے۔ انہوں نے رپورٹ میں موجود غلط بیانیوں پر تنقید کی اور قانونی دفعات، شواہد اور ریاستی ذمہ داری کے حوالے سے رپورٹ کے انداز فکر پر سوالات اٹھائے۔ تمرا کار نے کہا، "بھارت، قانون، شواہد اور ریاستی ذمہ داری کے بارے میں رپورٹ کے تناظر پر اپنی شدید تشویش کا اظہار کرتا ہے۔ کسی بھی موضوعاتی رپورٹ میں وسیع پالیسی ترجیحات، غیر تصدیق شدہ الزامات یا کسی فریق کی جانب سے پیش کردہ دلائل کو اقوام متحدہ کے حتمی نتائج یا طے شدہ حقائق کے طور پر پیش نہیں کیا جانا چاہیے۔" ایک اہم اعتراض پیراگراف 27 اور اس کے فٹ نوٹ 32 کے حوالے سے اٹھایا گیا، جس میں مثال کے طور پر آسام اور شمالی بھارت کا ذکر کیا گیا ہے۔ تمرا کار نے کہا کہ یہ حوالہ انتہائی مبہم ہے؛ اس میں نہ تو کسی مخصوص مقدمے، قانونی کارروائی، متعلقہ اتھارٹی، تاریخ، قانون یا کسی ماخذ کی نشاندہی کی گئی ہے۔

بھارت اور یورپی یونین کے درمیان تجارتی معاہدہ 2027 کے اوائل میں فعال ہو سکتا ہے: پیوش گوئل

نئی دہلی۔ 23 راکتوبر۔ ایم این این۔ وزیر تجارت پیوش گوئل نے جمعرات کو بتایا کہ یورپی یونین کے ساتھ بھارت کا جامع آزاد تجارتی معاہدہ (FTA) دستخط ہونے کے چار سے پانچ ماہ کے اندر فعال ہو سکتا ہے۔ جرمنی کے دورے کے دوران انہوں نے کہا کہ توقع ہے کہ اس معاہدے پر رواں سال کے اختتام سے قبل دستخط ہو جائیں گے۔ اس سے بھارت اور 27 رکن ممالک پر مشتمل یورپی یونین کے بلاک کے درمیان مارکیٹ تک رسائی کے مواقع اور سرمایہ کاری کے بہاؤ میں تیزی آ سکتی ہے۔ گوئل نے بھارت اور جرمنی کے درمیان 310 ارب یورو کا ایک بڑا دوطرفہ تجارتی ہدف بھی تجویز کیا۔ انہوں نے دونوں ممالک کے کاروباری اداروں پر زور دیا کہ وہ مواقع کی نشاندہی کریں اور بھارت-یورپی یونین تجارتی معاہدے سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھانے کے لیے خود کو تیار کریں۔ فی الحال بھارت اور جرمنی کے درمیان دوطرفہ تجارت کا حجم 31 ارب یورو ہے۔ ریاضی میں صفر کے تصور میں بھارت کے تاریخی کردار کا حوالہ دیتے ہوئے، گوئل نے موجودہ ہندسے کے ساتھ ایک صفر کا اضافہ کرنے کی تجویز دی، جس سے یہ ہدف 310 ارب یورو تک پہنچ جائے گا۔ انہوں نے کہا، "یہ فیصلہ کاروباری اداروں کو کرنا ہے، اور انہیں ہی اس کے لیے ایک لائحہ عمل تیار کرنا ہوگا۔" انہوں نے کمپنیوں سے کہا کہ وہ اپنی کوششوں کو ہم آہنگ کریں، ایسے شعبوں کی نشاندہی کریں جہاں دونوں فریقین کی صلاحیتیں ایک دوسرے کی معاون ثابت ہو سکتی ہیں، اور اس ہدف کے حصول کے لیے ٹھوس حکمت عملی وضع کریں۔ گوئل نے کاروباری اداروں پر زور دیا کہ وہ آزاد تجارتی معاہدے کے نفاذ سے قبل ہی تیاری شروع کر دیں۔ اس تیاری میں مصنوعات کے نمونوں کا تبادلہ، معیار کے معیارات اور قیمتوں پر بات چیت، نیز دیگر ضروری انتظامات کو حتمی شکل دینا شامل ہے۔

NAAS نے ورلڈ فوڈ پرائز فاؤنڈیشن سمپوزیم 2026 میں بھارت کی زرعی مہارت کی نمائش کی

نئی دہلی۔ 23 راکتوبر۔ ایم این این۔ نیشنل اکیڈمی آف ایگریکلچرل سائنسز (این اے اے ایس) نئی دہلی نے 20-22 اکتوبر، 2026 کو ڈیس موائنز، آیووا، امریکہ میں منعقدہ "بھوک ختم کرنے سے پہلے" کے موضوع کے ساتھ "2026 نارمن ای بورلاگ انٹرنیشنل ڈائیلاگ" کے عنوان سے باوقار ورلڈ فوڈ پرائز فاؤنڈیشن (ڈبلیو ایف پی ایف) ایونٹ میں بھارت کی زرعی تحقیق کی بہترین کارکردگی کا مظاہرہ کیا۔ اکیڈمی کی شرکت کے تحت ایک خصوصی نمائشی اسٹال لگایا گیا، جس میں نیشنل اکیڈمی آف ایگریکلچرل سائنسز (این اے اے ایس) اور انڈین کونسل آف ایگریکلچرل ریسرچ (آئی سی اے آر) کی نمایاں مطبوعات پیش کی گئیں۔ اس کے علاوہ، نوجوان بھارتی طلباء نے گلوبل یوتھ انسٹی ٹیوٹ (جی وائی آئی) میں شرکت کی، زرعی اعلیٰ تعلیم کے موضوع پر ایک خصوصی گول میز اجلاس منعقد کیا گیا، اور بین الاقوامی تعاون کو فروغ دینے کے لیے نیشنل اکیڈمی آف ایگریکلچرل سائنسز اور امریکہ کی کونسل فار ایگریکلچرل سائنس اینڈ ٹیکنالوجی (کاسٹ) کے درمیان مفاہمت نامے پر دستخط کیے گئے۔ این اے اے ایس۔ یووا سٹیکیشن مہم کے ذریعے منتخب ہونے والے بھارت کے مختلف حصوں سے بائی اسکول کے سات طلباء نے ڈبلیو ایف پی ایف کے جی وائی آئی پروگرام میں حصہ لیا، جہاں انہوں نے غذائی تحفظ کے اہم چیلنجوں سے نمٹنے کے لیے اپنے عالمی تحقیقی مقالے پیش کیے۔ این کی شرکت نے بین الاقوامی ساتھیوں کے ساتھ مشغول ہونے اور غذائی تحفظ اور پائیدار زرعی خوراک کے لگام پر نقطہ نظر کا تبادلہ کرنے کا موقع فراہم کیا۔ اکیڈمی کے لیے ایک قابل فخر لمحے میں، محترمہ امینہ الرین اے ایس نے 500 امریکی ڈالر کا جی وائی آئی ایوارڈ جیتا، جس نے این اے اے ایس، بھارت کو پہچان دلائی اور ایک باوقار عالمی پلیٹ فارم پر بھارت کی نوجوان صلاحیتوں کی صلاحیت کا مظاہرہ کیا۔

مرکزی وزیر جی کشن ریڈی اہم معدنیات کے شعبے میں دو طرفہ تعاون کو مضبوط بنانے کے لیے آسٹریلیا کا دورہ کریں گے

نئی دہلی۔ 23 راکتوبر۔ ایم این این۔ مرکزی وزیر برائے کوئلہ و کان کنی، جی کشن ریڈی، کان کنی، اہم معدنیات، جدید ٹیکنالوجیز اور معدنیات کی پروسیسنگ کے شعبوں میں بھارت، آسٹریلیا اور دیگر ممالک کے درمیان تعاون کو فروغ دینے کے لیے 25 سے 30 اکتوبر تک آسٹریلیا کا دورہ کریں گے۔ سڈنی اور میلبورن کے اپنے دورے کے دوران، وزیر موصوف مختلف پروگراموں میں شرکت کریں گے اور آسٹریلیا اور دیگر ممالک کے سرکاری نمائندوں، کان کنی کی کمپنیوں، تحقیقی اداروں اور صنعتی رہنماؤں کے ساتھ تفصیلی بات چیت کریں گے۔ اس دورے کا بنیادی مقصد اہم معدنیات کی سپلائی چین کو مضبوط بنانا ہے تاکہ بھارت کی بڑھتی ہوئی صنعتی اور صاف توانائی کی ضروریات کو پورا کیا جا سکے، اور معدنیات کی فراہمی کے ذرائع کو متنوع بنانے کے مواقع تلاش کیے جا سکیں۔ مرکزی وزیر، بھارت کے کان کنی کے منصوبوں میں سرمایہ کاری کے مواقع، جدید ٹیکنالوجیز، مشترکہ تحقیق، مہارتوں کی ترقی اور معدنیات کی تلاش پر بھی خصوصی توجہ دیں گے۔ وسائل سے مالا مال ممالک، خاص طور پر آسٹریلیا، جہاں معدنیات کے وسیع ذخائر اور کان کنی کی جدید ٹیکنالوجیز موجود ہیں، کے ساتھ تعاون بھارت کے لیے انتہائی اہم ہے۔ یہ تعاون معدنیات کی تلاش اور کان کنی سے لے کر ریلوے ایڈ (اضافی قدر والی) مصنوعات کی تیاری تک، پوری ویلیو چین کے لیے ہاگزیر ہے۔ مرکزی وزیر 25 اکتوبر کو سڈنی پہنچیں گے۔ 26 اکتوبر کو وہ این ایم ڈی سی (نیشنل منرل ڈیولپمنٹ کارپوریشن) کے سڈنی دفتر کا افتتاح کریں گے اور ادارے کی سرگرمیوں کا جائزہ لیں گے۔



برطانوی ایم پی نے جموں و کشمیر پر ہندوستان کی خودمختاری پر تحریک پیش کی

لندن، 23 اکتوبر۔ ایم این این۔ ایک برطانوی رکن پارلیمنٹ نے جموں و کشمیر پر ہندوستان کی خودمختاری اور علاقائی سالمیت کی توثیق کے لیے پارلیمانی تحریک پیش کی ہے۔ کنزرویٹو پارٹی کے ایم پی باب بلیک مین نے گزشتہ ہفتے ہاؤس آف کامنز میں 26 اکتوبر کو منائے جانے والے جموں اور کشمیر کے الحاق کے دن کے موقع پر ارلی ڈے موشن پیش کیا۔ ای ڈی ایم، ایک طریقہ جو برطانوی اراکین پارلیمنٹ نے پارلیمنٹ کی توجہ کسی خاص مسئلے کی طرف مبذول کروانے کے لیے استعمال کیا ہے، اس پر تین دیگر کراس پارٹی ممبران پارلیمنٹ نے دستخط کیے ہیں۔ یہ کہ یہ ایوان 26 اکتوبر کو جموں اور کشمیری ورثے کے برطانیہ کے باشندوں کی طرف سے یوم جموں و کشمیر کے الحاق کی مسلسل پابندی کو نوٹ کرتا ہے۔ یہ نوٹ کرتا ہے کہ 26 اکتوبر 1947 کو مہاراجہ ہری سنگھ کے ذریعہ الحاق کا آلہ عمل میں لایا گیا تھا۔ یہ ریاست جموں و کشمیر پر جمہوریہ ہند کی خودمختاری اور علاقائی سالمیت کی تصدیق کرتا ہے؛ برطانیہ اور جمہوریہ ہند کے درمیان مضبوط اور قریبی دو طرفہ تعلقات کی اہمیت کو نوٹ کرتا ہے۔ یقینی طور پر، جموں و کشمیر نے 2019 میں اپنی ریاست کا درجہ کھو دیا، جب اسے ایک یونین میز یٹری کے طور پر دوبارہ منظم کیا گیا، جب کہ لداخ کو علیحدہ یونین ٹیریٹری کے طور پر تشکیل دیا گیا۔ تحریک جموں و کشمیر میں دہشت گردی کی کارروائیوں میں ہلاک اور زخمی ہونے والے تمام شہریوں کے لیے اظہار ہمدردی کے لیے جاری ہے، بشمول پاکستان کے زیر قبضہ علاقوں میں۔ یہ جموں و کشمیر میں دہشت گردی کے واقعات کے مسلسل اثرات کو بھی "تاہم" کے ساتھ نوٹ کرتا ہے، جس کے نتیجے میں شہری اور سیکورٹی اہلکاروں کی ہلاکتیں ہوئی ہیں۔ یہ کشمیری پنڈتوں کی مسلسل ٹارگٹ کلنگ کو افسوس کے ساتھ نوٹ کرتا ہے، جو جموں و کشمیر کے کچھ حصوں میں دہشت گردی اور جھڑپوں کی کارروائیوں کا شکار رہتے ہیں؛ ان کمیونٹیز کے لیے اس تاریخ کی اہمیت کو تسلیم کرتے ہیں جو اسے ہندوستانی یونین میں جموں و کشمیر کے آئینی الحاق کے طور پر نشان زد کرتے ہیں۔ یہ برطانیہ کی ثقافتی، سماجی اور شہری زندگی میں برطانوی جموں و کشمیر کمیونٹیز کے تعاون کو مزید تسلیم کرتا ہے اور برطانیہ میں پرامن یادگاروں کا خیر مقدم کرتا ہے جو تاریخی خوانندگی، ثقافتی تبادلے اور شہری شراکت کو فروغ دیتے ہیں۔ تحریک جموں و کشمیر کے بارے میں بات چیت میں تعمیری بات چیت، کمیونٹی ہم آہنگی، اور بین الاقوامی قانون کے مطابق پرامن حل کی حمایت کرتا ہے۔

جرمنی کا کناف گروپ بھارت میں مزید 350 ملین یورو کی سرمایہ کاری کرے گا

نئی دہلی۔ 23 راکتوبر۔ ایم این این۔ جرمن تعمیراتی سامان ساز کمپنی کناف گروپ بھارت میں مزید 350 ملین یورو کی سرمایہ کاری کرنے اور چار نئے پلانٹ قائم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ یہ بات کمپنی کے مینیجنگ پارٹنر مراد اکیلد ز نے مرکزی وزیر برائے تجارت و صنعت پیوش گوئل سے ملاقات کے بعد بتائی۔ اکیلد ز نے بتایا کہ کمپنی، جو پہلے ہی بھارت میں دو پلانٹ چلا رہی ہے، ملک کے کاروباری ماحول اور وزیر اعظم نریندر مودی کے میک ان انڈیا اور وکل فار لوکل کے وژن پر مکمل اعتماد رکھتی ہے۔ اکیلد ز نے کہا، ہم بھارت میں مزید 350 ملین یورو کی سرمایہ کاری کرنے کا منصوبہ رکھتے ہیں کیونکہ ہمیں وزیر اعظم مودی کے وکل فار لوکل اور میک ان انڈیا کے وژن پر پختہ یقین ہے۔ ہمیں اس ملک پر پورا بھروسہ ہے۔" انہوں نے بتایا کہ کمپنی سب سے پہلے گجرات میں اپنا تیسرا پلانٹ قائم کرے گی، جس پر 80 ملین یورو کی لاگت آئے گی۔ انہوں نے کہا، ہمارا پہلا قدم گجرات میں ایک نیا پلانٹ لگانا ہوگا، جو مجموعی طور پر ہمارا تیسرا پلانٹ ہوگا۔ صرف اسی ایک پلانٹ پر ہم 80 ملین یورو کی سرمایہ کاری کریں گے۔ زمین تیار ہے اور مشینری آگئی تیار ہے۔

متحدہ عرب امارات کا اعلیٰ سطحی وفد نئی دہلی پہنچ گیا

نئی دہلی۔ 23 راکتوبر۔ ایم این این۔ متحدہ عرب امارات کے صدارتی عدالت کے نائب چیئرمین جمعرات کو نئی دہلی پہنچے۔ وزارت خارجہ نے کہا ہے کہ یہ دورہ دونوں ممالک کے درمیان جاری اعلیٰ سطحی تبادلوں کے تسلسل کو مزید تقویت دیتا ہے۔ شیخ ذیاب بن محمد بن زاید النہیان، متحدہ عرب امارات میں ترقیاتی امور اور شہداء کے معاملات کے لیے صدارتی عدالت کے نائب چیئرمین کے طور پر خدمات انجام دے رہے ہیں۔ وزارت خارجہ نے ایکس پر پوسٹ کیا، متحدہ عرب امارات کی صدارتی عدالت برائے ترقیاتی امور و شہداء کے معاملات کے نائب چیئرمین، عزت مآب شیخ ذیاب بن محمد بن زاید النہیان کا نئی دہلی آمد پر پرتپاک خیر مقدم ہے۔ یہ دورہ بھارت اور متحدہ عرب امارات کے درمیان باقاعدہ اعلیٰ سطحی تبادلوں کی رفتار میں مزید اضافہ کرتا ہے۔ یہ حکومتی رابطہ، متحدہ عرب امارات کے نائب وزیر اعظم اور وزیر خارجہ شیخ عبداللہ بن زاید النہیان کے اس ہفتے کے اوائل میں بھارت کے دو روزہ دورے کے فوراً بعد ہوا ہے۔ منگل کے روز، وزیر خارجہ ایس جے شنکر اور شیخ عبداللہ بن زاید النہیان نے ممبئی میں ملاقات کی، جس میں انہوں نے دوطرفہ تعلقات کا جائزہ لیا اور جامع اسٹریٹجک اور اقتصادی شراکت داری کو مزید گہرا کرنے کے امکانات پر تبادلہ خیال کیا۔ وزیر خارجہ جے شنکر نے کہا کہ بھارت اور متحدہ عرب امارات کے درمیان دوطرفہ تعلقات، ایک جامع اسٹریٹجک شراکت داری کے طور پر اپنی صلاحیتوں کو کامیابی سے بروئے کار لا رہے ہیں۔

بھارت اور پولینڈ کا 2030 تک دوطرفہ تجارت دوگنی کرنے کا ہدف

دفاع، توانائی اور ٹیکنالوجی میں تعاون بڑھانے پر اتفاق

نئی دہلی۔ 23 ر اکتوبر۔ ایم این این۔ بھارت اور پولینڈ نے اپنے اقتصادی اور معدنیات سمیت متعدد شعبوں میں تعاون بڑھانے پر اتفاق کیا گیا۔ پولینڈ کے وزیر اعظم مودی نے کہا کہ ان کے وارسا درجہ دیا تھا۔ مشترکہ پریس کانفرنس میں تاریخی تنازع یا بنیادی اختلاف موجود نہیں۔ ان کے مطابق دونوں تیزی سے



اسٹریٹیجک تعلقات کو نئی بلندیوں تک پہنچانے کے لیے 2030 تک دوطرفہ تجارت دوگنی کرنے کا ہدف مقرر کیا ہے۔ وزیر اعظم نریندر مودی اور پولینڈ کے وزیر اعظم ڈونلڈ ٹسک کے درمیان نئی دہلی میں ہونے والی ملاقات میں دفاع، توانائی، خلائی ٹیکنالوجی، جہاز سازی اور اہم

وزیر اعظم کا یہ دورہ 16 سال بعد کسی پولش وزیر اعظم کا پہلا دورۂ بھارت ہے۔ اس سے قبل 2024 میں وزیر اعظم مودی نے پولینڈ کا تاریخی دورہ کیا تھا، جو تقریباً پانچ دہائیوں میں کسی بھارتی وزیر اعظم کا پہلا دورہ تھا۔ اسی موقع پر دونوں ممالک نے اپنے تعلقات کو اسٹریٹیجک شراکت داری کا

دورے نے دونوں ممالک کے تعلقات کو نئی رفتار دی ہے۔ انہوں نے اعتماد ظاہر کیا کہ 2030 تک تجارت دوگنی کرنے کا مشترکہ ہدف حاصل کرلیا جائے گا۔ پولینڈ کے وزیر اعظم ڈونلڈ ٹسک نے کہا کہ بھارت اور پولینڈ کے درمیان کئی مشترکہ مفادات ہیں اور دونوں ممالک کے تعلقات میں کوئی

ترقی کرتی ہوئی معیشتیں اقتصادی اور تکنیکی تعاون کے وسیع امکانات رکھتی ہیں۔ اس وقت بھارت اور پولینڈ کے درمیان سالانہ تجارت چھ ارب ڈالر سے زیادہ ہے۔ پولینڈ کے وزیر خزانہ آندرے ڈوما نسکی کے مطابق دونوں ممالک کے درمیان تجارت بڑھانے کے لیے حالات انتہائی سازگار ہیں۔ تاہم پولینڈ کو بھارت کے ساتھ تجارتی خسارے کا سامنا ہے۔

گزشتہ سال پولینڈ نے بھارت کو تقریباً 1.4 ارب یورو کی مصنوعات برآمد کیں، جبکہ بھارت سے اس کی درآمدات 3.4 ارب یورو رہیں۔ پولینڈ کی حکومت کو امید ہے کہ بھارت اور یورپی یونین کے درمیان متوقع آزاد تجارتی معاہدہ اقتصادی تعلقات کو مزید مضبوط بنائے گا۔ دسمبر میں متوقع اس معاہدے کے تحت یورپی یونین کی بھارت کو برآمد ہونے والی 96.6 فیصد مالیت کی مصنوعات پر محصولات ختم یا کم کیے جانے کی تجویز ہے۔ ڈونلڈ ٹسک نے کہا کہ پولینڈ بھارت کے لیے یورپ کا تجارتی دروازہ بننے کا خواہاں ہے۔ ان کے مطابق یورپی منڈیوں تک رسائی حاصل کرنے والی بھارتی کمپنیوں کے لیے پولینڈ ایک اہم مرکز بن سکتا ہے۔ اس دورے میں پولینڈ کے وزیر اعظم کے ساتھ تقریباً 100 کاروباری نمائندے بھی بھارت پہنچے ہیں۔ پولش حکومت نے اسے دونوں ممالک کے تعلقات کی تاریخ کا سب سے بڑا تجارتی وفد قرار دیا ہے۔ دونوں ممالک نے جدید مینوفیکچرنگ، خوراک کی پروسیسنگ، بائیو ٹیکنالوجی، دفاعی صنعت، خلائی تحقیق، اہم معدنیات اور کوئلے سے گیس بنانے کی ٹیکنالوجی میں تعاون بڑھانے پر بھی بات چیت کی۔ وزیر اعظم مودی نے دونوں ممالک کے اسٹارٹ اپ اداروں کے درمیان روابط مضبوط بنانے اور نوجوانوں کے لیے مشترکہ ٹیکنالوجی بیکاتھون منعقد کرنے کے منصوبوں کا بھی اعلان کیا۔

نامدھاری سکھوں کے روحانی پیشوا سدگرو شری ادے سنگھ جی مہاراج کی اجمیر شریف درگاہ پر حاضری، عالمی امن ایوارڈ سے نوازا گیا

اجمیر شریف۔ 23 ر اکتوبر۔ ایم این این۔ نامدھاری سکھ برادری کے روحانی پیشوا سدگرو شری ادے سنگھ جی مہاراج نے جمعرات کو اجمیر شریف میں حضرت خواجہ معین الدین حسن چشتی، غریب نواز کی تاریخی درگاہ پر حاضری دی۔ اس موقع پر ان کے ہمراہ ستگرو ماتا جی (اماں جی)، برادری کے بزرگ، عقیدت مند اور پیروکار بھی موجود تھے۔ دورے کے دوران حاجی سید سلمان چشتی نے سدگرو شری ادے سنگھ جی مہاراج کو امن، روحانی ہم آہنگی اور انسانیت کی خدمت کے لیے ان کی کوششوں کے اعتراف میں عالمی امن ایوارڈ سے نوازا۔ اس روحانی اجتماع میں نامدھاری سکھ سنگت اور خدام خواجہ نے شرکت کی، جو بین المذاہب بھائی چارے اور باہمی احترام کی خوبصورت مثال بن گیا۔ اس موقع پر صوفی اور سکھ روایات کی مشترکہ اقدار، خصوصاً محبت، ہمدردی، بے لوث خدمت اور وحدت انسانیت کے پیغام کو اجاگر کیا گیا۔ یہ روحانی ملاقات ہندوستان کی صدیوں پرانی مذہبی رواداری، فرقہ وارانہ ہم آہنگی اور مختلف مذاہب کے درمیان پرامن بقائے باہمی کی روشن مثال کے طور پر سامنے آئی۔

بھارت کی خوراک کی عالمی برآمدی صلاحیت کو بڑھانے کے لیے آزاد تجارتی معاہدے کلید: پاسوان

نئی دہلی۔ 23 ر اکتوبر۔ ایم این این۔ فوڈ پروسیسنگ انڈسٹریز کے مرکزی وزیر چراغ پاسوان نے جمعہ کو کہا کہ آزاد تجارتی معاہدے (FTAs)



ہندوستان کو اپنی خوراک کی برآمدات کو مضبوط بنانے اور عالمی منڈیوں میں اپنی موجودگی کو بڑھانے میں مدد دے سکتے ہیں، کیونکہ یہ ملک اپنی زرعی پیداوار کی قدر میں اضافہ کر کے ایک عالمی فوڈ باسکٹ کے طور پر ابھرتا نظر آرہا ہے۔ نئی دہلی میں بھارت انٹرنیشنل راس کانفرنس 2026 کے موقع پر میڈیا سے بات کرتے ہوئے، پاسوان نے کہا کہ بھارت برآمدی تعلقات کو مضبوط بنانے اور بین الاقوامی منڈیوں میں اپنی صلاحیتوں کو استعمال کرنے کے لیے مختلف ممالک کے ساتھ تجارتی معاہدوں پر عمل پیرا ہے۔ پاسوان نے کہا، مختلف ممالک ہمارے لیے جگہیں کھول رہے ہیں۔ میرے وزیر اعظم کی قیادت میں ہم ایک کے بعد ایک تجارتی معاہدے کر رہے ہیں... پورا خیال یہ ہے کہ مختلف ممالک کے ساتھ مضبوط برآمدی تعلقات ہوں اور کیونکہ ہندوستان میں اس قسم کی صلاحیت موجود ہے۔" انہوں نے یہ بھی کہا کہ ہندوستان اپنی گھریلو خوراک کی ضروریات کو پورا کرنے اور دوسرے ممالک کی غذائی ضروریات میں حصہ ڈالنے کی صلاحیت رکھتا ہے، تجارتی معاہدے اس کی عالمی رسائی کو بڑھانے میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ "ہم اپنی بھوک کی ضروریات کا خیال رکھ رہے ہیں؛ ہم مختلف دیگر ممالک کی بھوک کی ضروریات کا خیال رکھ سکتے ہیں۔ اس لیے، ان تجارتی معاہدوں کی ضرورت ہے۔" پاسوان نے زرعی پیداوار میں اضافے سے آگے بڑھتے اور فوڈ پروسیسنگ کے ذریعے ویلیو ایڈیشن پر توجہ دینے کی ضرورت پر بھی زور دیا۔ انہوں نے کہا کہ ہندوستان نے اس وقت پیداوار کو ترجیح دی جب وہ خوراک کی کمی کا شکار ملک تھا، لیکن اب تو چونزرعی پیداوار کی پروسیسنگ اور مصنوعات کو بین الاقوامی منڈیوں تک لے جانے کی طرف مرکوز کرنے کی ضرورت ہے۔ "ہمارے پاس وہ قوم ہے! اب ہمیں اس میں قدر شامل کرنے اور اسے عالمی سطح پر لے جانے کی ضرورت ہے۔ انہوں نے ہندوستان کی متنوع غذائی مصنوعات پر روشنی ڈالی اور کہا کہ فوڈ پروسیسنگ سے ملک کو اپنی زرعی پیداوار کا بہتر استعمال کرنے اور بین الاقوامی منڈیوں میں اپنی پوزیشن مضبوط کرنے میں مدد مل سکتی ہے۔ انہوں نے حکومتی اقدامات جیسے پروڈکشن سے منسلک مراعات اسکیموں کا بھی حوالہ دیا جن کا مقصد ہندوستان کی عالمی موجودگی کو بہتر بنانا ہے۔

آپریشن سندور نے برہموس میزائل کی عالمی اپیل میں اضافہ کیا

نئی دہلی۔ 23 ر اکتوبر۔ ایم این این۔ برہموس ایرو اسپیس کے سی ای او اور منیجنگ ڈائریکٹر ڈاکٹر جیتیندر تھم جوشی نے جمعرات کو کہا کہ برہموس میزائل سسٹم نے طویل عرصے سے بین الاقوامی توجہ مبذول کرائی ہے اور آپریشن سندور کے دوران پاکستان میں اہداف کو تباہ کرنے کے لیے استعمال ہونے کے بعد جدید جنگ کے لیے ایک طاقتور ہتھیار کے طور پر اپنی صلاحیتوں کا مظاہرہ کیا ہے۔ اس سوال کا جواب دیتے ہوئے کہ آپریشن کے دوران اس کی تعیناتی کے بعد میزائل سسٹم کے بارے میں عالمی تاثر کس طرح تبدیل ہوا، ڈاکٹر جوشی نے کہا کہ برہموس نے عالمی توجہ کو مدعو کرتے ہوئے دیکھا ہے، زیادہ شدت والی جنگ میں اپنی صلاحیتوں کا مظاہرہ کیا ہے۔ "دنیا ہمیشہ سے برہموس کو حیرت اور غرب سے دیکھتی رہی ہے۔ آپریشن سندور کے بعد بنا قابل یقین حد تک ورسٹائل میزائل نے ثابت کر دیا ہے کہ یہ واقعی ایک معجزہ ہے۔ آج کے ویڈیو، کثیر شعبہ، زیادہ شدت والے حرکیاتی جنگ کے لیے، ایک انتہائی ترقی یافتہ، مضبوط نظام۔ اور اپنی کلاس اور صلاحیت میں سب سے زیادہ مہلک ہتھیار کے طور پر بالادستی، تیز رفتاری اور چستی کو برقرار رکھتے ہوئے دشمن کے اہداف کو تباہ کرنے کی صلاحیت رکھتی ہے۔ برہموس اب صرف ایک میزائل نہیں رہا۔ یہ ایک پلیٹ فارم، خود انحصار نیو انڈیا کی طاقت، درستگی اور فخر ہے۔ آپریشن سندور کے دوران، ہندوستانی مسلح افواج نے پہلی بار ہتھیاروں کے نظام کو فعال جنگ میں تعینات کیا۔ اہم اہداف بشمول نور خان جیسے اہم پاکستانی اڈوں کو نشانہ بناتے ہوئے مسلح افواج نے ہتھیاروں کے نظام کی طاقت کا مظاہرہ کیا۔ برہموس سسٹم ہندوستان کی دفاعی برآمدات کا ایک سنگ بنیاد بھی ہے، جو 7.62 فیصد سالانہ نمو کے ساتھ 400.38 کروڑ روپے تک پہنچ گئی ہے۔

وزیر خارجہ جے شنکر نے باکو میں آذربائیجان کے صدر علی ئیف سے ملاقات کی

باکو، 23 اکتوبر۔ ایم این این۔ وزیر خارجہ ایس جے شنکر نے جمعہ کو باکو میں آذربائیجان کے صدر الہام علیوف سے ملاقات کی، جس میں دونوں ممالک کے درمیان تعلقات کو مضبوط بنانے پر تبادلہ خیال کیا گیا۔ میٹنگ کے دوران، ای اے ایم جے شنکر نے صدر دروپدی مرمو اور وزیر اعظم نریندر مودی کی مبارکباد صدر علیوف کو پہنچائی۔ وزیر خارجہ نے ایکس پر پوسٹ کیا کہ "آذربائیجان کے صدر الہام علیوف سے باکو میں آج صبح ملاقات کرتے ہوئے خوشی ہوئی۔ صدر دروپدی مرمو اور پی ایم مودی کی مبارکباد پیش کی۔ ہمارے دونوں ممالک کے درمیان تعلقات کو مضبوط بنانے پر تبادلہ خیال کیا۔ اپنے دورے کے دوران، ای ایم جے شنکر آذربائیجان میں اپنے ہم منصب کے ساتھ بات چیت کریں گے تاکہ دونوں ممالک کے درمیان دوطرفہ تعلقات کا جائزہ لیں۔ قبل ازیں، آذربائیجان میں ہندوستان کے سفیر ابھے کمار نے 16 اکتوبر کو صدر الہام علیوف کو اپنی اسناد پیش کیں۔ میٹنگ کے دوران کمار نے دونوں ممالک کے درمیان دوطرفہ تعلقات کو مزید مضبوط بنانے کے لیے کام کرنے کے عزم کا اظہار کیا۔ "میٹنگ کے دوران، سفیر ابھے کمار نے ہندوستان اور آذربائیجان کے درمیان دوطرفہ تعلقات کو مزید مضبوط بنانے اور وسعت دینے کی سمت کام کرنے کے اپنے عزم کا اظہار کیا۔ انہوں نے اس بات کی تصدیق کی کہ دونوں ممالک کے درمیان قریبی تعاون کو فروغ دینے اور ازبکستان میں ہندوستانی سفارت خانے میں اپنے لوگوں کے درمیان دوستی اور باہمی افہام و تفہیم کے دیرینہ رشتوں کو گہرا کرنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑیں گے۔" بات چیت میں ہندوستان اور آذربائیجان کے درمیان پائیدار تاریخی اور ثقافتی روابط پر روشنی ڈالی گئی، جو صدیوں سے پروان چڑھے ہیں اور عصری دوطرفہ مصروفیات کے لیے ایک مضبوط بنیاد فراہم کر رہے ہیں۔ دونوں فریقوں نے ان دیرینہ تعلقات کی اہمیت کو تسلیم کیا اور باہمی دلچسپی کے مختلف شعبوں میں تعاون کو وسعت دینے کے امکانات پر تبادلہ خیال کیا۔ میٹنگ کے دوران وزیر اعظم نریندر مودی اور صدر علیوف کے درمیان ہفتے میں ہونے والی ملاقات کا حوالہ بھی دیا گیا۔ سفیر کمار اور صدر علیوف نے دوطرفہ تعلقات کو مضبوط بنانے اور ہندوستان اور آذربائیجان کے درمیان تعاون کو مزید آگے بڑھانے کے اپنے عہد کی تجدید کی۔

سائنس، ٹیکنالوجی اور تعلیمی تعاون کے امکانات تلاش کرنے کے لیے بھارتی بحریہ ہند بحرالکاہل علاقائی ڈائیلاگ 2026 کی میزبانی کرے گی

نئی دہلی۔ 23 ر اکتوبر۔ ایم این این۔ بھارتی بحریہ 2026 کے ہند بحرالکاہل علاقائی ڈائیلاگ (آئی پی آر ڈی-2026) کا انعقاد نئی دہلی میں 03 سے 05 نومبر 2026 تک کرے گی۔ یہ بحریہ کا اعلیٰ ترین سطح کا سالانہ بین الاقوامی اسٹریٹیجک ڈائیلاگ ہے۔ اس کانفرنس کا اہتمام نیشنل میری ٹائم فاؤنڈیشن (این ایم ایف) کے اشتراک سے کیا جا رہا ہے، جو بھارتی بحریہ کا علمی شراکت دار اور اس تقریب کا اہم بندوبستی ادارہ ہے۔ اس سال کی کانفرنس کا موضوع "انڈو پیسفک لطف میں سائنس، ٹیکنالوجی اور تعلیمی تعاون" ہوگا۔ آئی پی آر ڈی، اسٹریٹیجک سطح پر بھارتی بحریہ کے سالانہ بین الاقوامی روابط کا اہم ترین مظہر ہے۔ اس ڈائیلاگ کے گزشتہ اجلاسوں میں انڈو پیسفک اوشنوگرافک اینیو (آئی پی او آئی) کے سات باہم مربوط بحری شعبوں میں سے منتخب پہلوؤں کا جائزہ لیا جاتا رہا ہے۔ اس اقدام کا اعلان وزیر اعظم جناب نریندر مودی نے نومبر 2019 میں بنکاک میں منعقدہ 14 ویں مشرقی ایشیا سربراہ اجلاس کے موقع پر کیا تھا۔ بھارت کے بحری وژن 'مہاساگر' (مختلف لطفوں میں سلامتی اور ترقی کے لیے باہمی اور ہمہ جہت پیش رفت) کے تناظر میں، آئی پی آر ڈی کا مقصد آئی پی او آئی کے وسیع تر تعاون کے خاکے کو ٹھوس اور قابل عمل تجاویز کی شکل دینا ہے۔ اس سال کے موضوع کا انتخاب عصر حاضر کے بحری شعبے کی ایک بنیادی حقیقت کی عکاسی کرتا ہے۔ سمندر ایک دوسرے سے باہم مربوط ہیں، لیکن ان کو سمجھنے اور ان کا بہتر انتظام کرنے کے لیے درکار سائنسی علم، تکنیکی صلاحیتیں اور ادارہ جاتی وسائل مختلف لطفوں میں یکساں طور پر دستیاب نہیں ہیں۔ موسمیاتی تبدیلی، بحری تجارت اور سپلائی چینوں کو لاحق خطرات، سمندری وسائل پر بڑھتا ہوا دباؤ اور بحری شعبے کے اہم بنیادی ڈھانچے کو درپیش خطرات اب تیزی سے قومی سرحدوں سے تجاوز کر رہے ہیں۔ اس لیے ان چیلنجوں سے مؤثر طور پر نمٹنے کے لیے نہ صرف زیادہ جدید ٹیکنالوجیز بلکہ باہمی تعاون، معلومات کے تبادلے اور افرادی قوت کی صلاحیتوں کو فروغ دینے کے لیے مضبوط انتظامات بھی ضروری ہیں۔ چنانچہ آئی پی آر ڈی-2026 میں سائنس، ٹیکنالوجی، انجینئرنگ اور ریاضی (اسٹیم) کے روایتی دائرے سے آگے بڑھ کر تعاون کے امکانات کا جائزہ لیا جائے گا اور اس امر کو تسلیم کیا جائے گا کہ سماجی علوم، علوم حیات اور علوم انسانی بھی اس ضمن میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ اس سال کی کانفرنس میں تین دن کے دوران پانچ موضوعاتی اجلاس منعقد ہوں گے۔ ان میں 'تعلیمی روابط، تحقیق اور افرادی قوت کی ترقی'، 'بحری صورت حال سے آگاہی اور بحری شعبے کے اہم بنیادی ڈھانچے کا تحفظ'، 'سمندری علوم اور موسمیاتی تبدیلیوں سے نمٹنے کی صلاحیت'، 'سمندری حکمرانی اور بحری شعبے کی لیگل کو مضبوط بنانے کے لیے اشتراک کی طریقہ کار' اور 'بحری ٹیکنالوجیز میں انقلابی تبدیلیاں اور ان کے دوہرے استعمال کے مضمرات' شامل ہیں۔ ان اجلاسوں میں مشترکہ تحقیق، باہمی تعاون سے ٹیکنالوجی کی تیاری، ڈومین آگاہی، سائنسی معلومات تک مناسب رسائی اور اداروں کے درمیان مضبوط شراکت داری کے لیے عملی طریقوں پر غور کیا جائے گا۔

جیو پلیٹ فارمز کے آئی پی او نے تاریخ رقم کی

نئی دہلی۔ 23 ر اکتوبر۔ ایم این این۔ جیو پلیٹ فارمز کا میگا آئی پی او ایک کروڑ سے زیادہ درخواستیں وصول کرنے والا دنیا کا پہلا پبلک آفر بن گیا ہے۔ اس تعداد نے واری انرجیز (تقریباً 7.9 ملین ایپلی کیشنز) کے پچھلے عالمی ریکارڈ کو پیچھے چھوڑ دیا ہے۔ اس نے بھارت بلاک بسٹر فنانس جیسے سابقہ ہندوستانی ریکارڈ ہولڈرز کو بھی پیچھے چھوڑ دیا ہے۔ ڈرافٹ کے مطابق، جیو پلیٹ فارمز کا آئی پی او دنیا کی پہلی عوامی پیشکش ہے جس میں ایک کروڑ سے زیادہ درخواستیں موصول ہوئی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ یہ اس بات کی عکاس ہے کہ سرمایہ کار جیو پلیٹ فارمز میں گہری دلچسپی رکھتے ہیں۔ بی ٹی آئی کی ایک رپورٹ کے مطابق، جمعہ کو دوپہر 03:12 بجے تک، جیو پلیٹ فارمز کے آئی پی او میں 32.136 کروڑ شیئرز کے لیے بولیاں لگائی گئی تھیں جبکہ پیشکش پر 75.19 کروڑ شیئرز تھے۔ اس کا مطلب ہے کہ کل سبسکرپشن تقریباً 7 گنا تھی۔ ادارہ جاتی مانگ آگے بڑھ رہی ہے۔ کوالیفائیڈ انسٹیٹیوشنل بائرز نے 85.70 کروڑ حصص کے لیے 90.4 کروڑ ریزرو حصص کی بولی لگائی، جو سبسکرپشن کا 46.14 گنا ہے۔ ملکی مالیاتی اداروں (بینکوں، مالی اداروں، اور انشورنس کمپنیوں) کے پاس 51.34 کروڑ حصص تھے، جبکہ غیر ملکی ادارہ جاتی سرمایہ کاروں کے پاس 95.26 کروڑ حصص تھے۔ میوچل فنڈز نے 40.4 کروڑ شیئرز پر بہت کم حصہ رکھا۔ غیر ادارہ جاتی سرمایہ کاروں نے 45.9 گنا سبسکرائب کیا۔ خورد و انفرادی سرمایہ کاروں نے 9.171 ملین شیئرز کے لیے بولی لگائی، جو کہ پیش کیے گئے 85 ملین شیئرز کے مقابلے میں 02.2 گنا زیادہ ہے۔ شیئر ہولڈر ریزرو کو 68.5 گنا سبسکرائب کیا گیا، جبکہ ایسپلائی ریزرو کو 48.2 گنا سبسکرائب کیا گیا۔ آئی پی او 270 ملین شیئرز کے تازہ شمارے پر مشتمل ہے۔ پرائس بینڈ کے اوپری سرے پر، جیو پلیٹ فارمز تقریباً 213.30 کروڑ روپے (تقریباً 108 ملین ڈالر) اکٹھا کرے گا اور اس کی قیمت تقریباً 108 بلین ڈالر ہوگی۔ جیو پلیٹ فارم لمیٹڈ کے منیجنگ ڈائریکٹر آکاش امبانی نے حال ہی میں کہا کہ جیو پلیٹ فارمز کو یقین ہے کہ اس کی ٹیکنالوجی، مصنوعی ذہانت، اور کلاؤڈ سے متعلق منصوبے اسے ٹیلی کام سیکٹر سے کے دائرے سے باہر بھی ترقی کی طرف بڑھائیں گی۔ ایک انٹرویو میں، امبانی نے کہا، جیو میں کوئلیٹی یا وہ نقطہ نظر نہیں ہے۔ ہمارا نیٹ ورک ہماری ٹیکنالوجی ہے۔ انہوں نے کمپنی کے اندرون ملک 5G کور، کلاؤڈ، آبائی ریڈیو، لیس نیٹ ورک، اور سافٹ ویئر پلیٹ فارم کا حوالہ دیا، جو 3.533 ملین سبسکرائبرز کی خدمت کر رہے ہیں۔ انہوں نے مزید کہا، ٹیکنیکلیٹی وہ پہلا پروڈکٹ تھا جسے ہم نے اس پلیٹ فارم پر بنایا تھا۔ اب ہم اس کے اوپر ڈیجیٹل سروسز، AI، اور کلاؤڈ جیسی چیزیں شامل کر رہے ہیں۔ غور طلب ہے کہ یہ عوامی پبلک آفر جمعہ 23 اکتوبر کو بند ہو رہا ہے، جو آکاش امبانی کی سالگرہ بھی ہے۔



اسرو اوڈیشہ میں فضا اور خلائی سائنس کی تحقیق کی سہولت تعمیر کرے گا

بنگلورو۔ 23 ر اکتوبر۔ ایم این این۔ ہندوستان خلا میں ماحول، موسم اور حالات کا مطالعہ کرنے میں سائنسدانوں کی مدد کے لیے اوڈیشہ میں ایک سرشار تحقیقی مرکز کی منصوبہ بندی کر رہا ہے، جس میں محکمہ خلائی نے اوڈیشہ کے بالاسور ضلع کے چندی پور میں ایک نئی سہولت کے لیے ٹینڈرز طلب کیے ہیں۔ ایٹموسفیرک اینڈ اوشین سائنس ریسرچ فیسیلٹی (اے او ایس آر ایف) وزارت ارتھ سائنسز اور ڈیفنس ریسرچ اینڈ ڈیولپمنٹ آرگنائزیشن (ڈی آر ڈی او) کے اشتراک سے تیار کی جارہی ہے۔ اس مرکز کا تصور ایک بڑی تحقیقی جگہ کے طور پر کیا گیا ہے جہاں سائنسدان فضا اور خلائی ماحول میں ہونے والے عمل کی تحقیقات کر سکتے ہیں۔ یہ پروجیکٹ بالاسور راکٹ لانچنگ اسٹیشن پر بنایا گیا ہے، جو 1979 سے اس جگہ پر کام کر رہا ہے اور سائنسی تجربات کے لیے آواز دینے والے راکٹ لانچ کرنے کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔ یہ راکٹ دنیا اکٹھا کرنے کے لیے آلات کو اوپری فضا میں لے جاتے ہیں جنہیں زمین سے آسانی سے اکٹھا نہیں کیا جا سکتا۔ ماحول مسلسل بدل رہا ہے، موسمی نظاموں سے جو ہوا کی اوپری تہوں میں بارش لاتے ہیں جو ریڈیو سگنلز کے سفر کے طریقے کو متاثر کرتی ہے۔ ان عملوں کا مطالعہ کرنے سے سائنسدانوں کو یہ سمجھنے میں مدد ملتی ہے کہ زمین کے اردگرد کے ماحول اور یہ کیسے برتاؤ کرتا ہے۔ اے ایس آر ایف کا مقصد فضا اور خلا سے متعلق مظاہر میں تجربات اور تحقیق کی حمایت کرنا ہے۔ اس طرح کے کام سے سائنسی علم کی تعمیر میں مدد مل سکتی ہے اور موسم، ماحول کے حالات اور خلائی ماحول سے منسلک عملی ایپلی کیشنز کی مدد کر سکتے ہیں۔ اس سہولت کو ایک تحقیقی 'سپر سائٹ' کے طور پر بیان کیا گیا ہے، جس میں متعدد سرکاری اداروں کی کوششوں کو اکٹھا کیا گیا ہے۔ دسمبر 2024 کے راجیہ سبھا میں سائنس اور ٹیکنالوجی کے وزیر مملکت جتیندر سنگھ کے جواب کے مطابق، یہ پروجیکٹ خلائی محکمہ، ارتھ سائنسز کی وزارت اور ڈی آر ڈی او نے مشترکہ طور پر شروع کیا ہے۔ ستیش دھون خلائی مرکز میں تعمیر اور دیکھ بھال کے گروپ کے ذریعے جاری کردہ ٹینڈر میں عمارت کے منصوبے کا تخمینہ 06.9 کروڑ روپے لگایا گیا ہے۔ سول اور بلڈنگ کا کام 67.5 کروڑ روپے ہے، جبکہ بجلی کی تنصیبات کا تخمینہ 2.97 کروڑ روپے ہے۔ ایئر کنڈیشننگ کے کام پر مزید 42 لاکھ روپے لاگت آئے گی۔ ورک آرڈر جاری ہونے کی تاریخ سے تعمیر میں 15 ماہ لگنے کی توقع ہے۔ ہندوستانی تھنکیلیار 23 اکتوبر سے 12 نومبر 2026 کے درمیان ٹینڈر دستاویزات ڈاؤن لوڈ کر سکتے ہیں۔ بولیاں 20 نومبر تک جمع کرائی ہوں گی، تکنیکی بولیاں 23 نومبر کو کھلنے والی ہیں۔ ٹینڈر کے لیے 12.18 لاکھ روپے کی رقم جمع کرنے کی بھی ضرورت ہے، حالانکہ مائیکرو اور چھوٹے کاروباری اداروں کو مستثنیٰ ہے۔

Published by Mir Amjad Ali Khan. 16 9 407 A, Old Malakpet Hyderabad- 36. Contact +919885106759. R.N.I. 62210/1995,
Email: Editorial@hindustandailynewspaper.com www.hindustandailynewspaper.com Hindustan Daily Newspaper Urdu